رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۵

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

تار کا پتہ الفضل قادیان

رجسٹرڈ ایل ۸۵

الفضل

ایڈیٹر: غلام نبی

The ALFAZL QADIAN.

قیمت سالانہ پیشگی اندرون ہند

قیمت سالانہ پیشگی بیرون ہند ۱۳

جلد ۲۲	مطابق ۱۹ فروری سنہ ۱۹۳۵ء	یوم سہ شنبہ	مورخہ ۱۴ ذیقعدہ سنہ ۱۳۵۳ھ	نمبر ۱۰۰

مدینۃ المسیح

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے متعلق ۱۷۔ فروری بعد دوپہر کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے کہ حضور کی طبیعت ابھی تک ناساز ہے۔ حرارت کی شکایت رہتی ہے احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ حضور کو کامل صحت عطا فرمائے۔

حضرت میرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے ناظر تعلیم و تربیت بعارضہ بخار بیمار ہیں۔ دعائے صحت کی جائے۔

نظارت دعوت و تبلیغ کی طرف سے مولوی دل محمد صاحب کو پشاور۔ مولوی احمد خان صاحب کو رنگون۔ اور مولوی محمد نذیر صاحب و مہاشہ محمد عمر صاحب کو تحصیل شکر گڑھ بسلسلۂ تبلیغ روانہ کیا گیا ہے۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

معجزات میں افراط و تفریط

(فرمودہ ۱۹۔ فروری سنہ ۱۹۰۵ء)

"ایک گروہ تو معجزات سے قطعی منکر ہے۔ جیسے کہ نیچری اور آریہ وغیرہ۔ اس نے تفریط کا پہلو اختیار کیا ہے۔ اور ایک گروہ وہ ہے۔ جو کہ افراط کی طرف چلا گیا ہے۔ جیسے کہ بعض لوگ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی علیہ الرحمۃ کے معجزات بیان کیا کرتے ہیں۔ کہ ۱۲ برس کی ڈوبی ہوئی کشتی نکالی۔ اور حضرت عزرائیل کے ہاتھ سے آسمان پر جا کر قبض شدہ ارواح چھین لیں۔ در اصل بات یہ ہے کہ دونوں فریقوں نے معجزہ کی حقیقت کو نہیں سمجھا ہے۔ معجزہ سے مراد فرقان ہے۔ جو حق اور باطل میں تمیز کر کے دکھائے اور خدا کی ہستی پر شاہد ناطق ہو۔" (الحکم ۱۰۔ مارچ ۱۹۰۵ء)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الفضل

نمبر ۱۰۰ | قادیان دارالامان مورخہ ۱۴ ذیقعدہ ۱۳۵۳ھ | جلد ۲۲

احراری اخبارات میں حکومت برطانیہ کے ضعف و اختلال کا پروپیگنڈا

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک پیشگوئی

مولوی ظفر علی صاحب جن کی ساری زندگی حکومت انگریزی کے خلاف شورش انگیزی۔ اور فتنہ پردازی میں گزری ہے جن کی خلاف قانون اور خلاف امن سرگرمیوں کے خلاف بارہا حکومت کو تعزیری کارروائی کرنی پڑی ہے۔ اور جو اب بھی انگریزوں سے حکومت چھین کر انہیں ہندوستان سے نکال دینا اپنی زندگی کا سب سے بڑا مقصد بتاتے ہیں۔ جہاں عوام کو اشتعال دلانے کے لئے یہ بیہودہ سرائی کرتے رہتے ہیں۔ کہ احمدی انگریزوں کے جاسوس ہیں۔ جو حکومت انگریزی کے استحکام کے لئے کوشاں ہیں۔ وہاں اس کے بالکل الٹ یہ کہتے ہوئے بھی ذرا نہیں شرماتے۔ کہ حکومت انگریزی کے سب سے خطرناک دشمن احمدی ہیں۔ اس کے متعلق وہ طرح طرح سے جو غلط بیانیاں کرتے رہتے ہیں۔ ان میں سے ایک جس پر آج کل بہت زور دیا جا رہا ہے۔ وہ اخبار "زمیندار" کے ہی الفاظ میں یہ ہے:۔ کہ

"مرزائے آنجہانی کی ساری زندگی میں صرف ایک موقعہ ایسا آیا جبکہ اس کی زبان نے حلقۂ یاران سرپل میں اس کے دل کی غمازی کی۔ اور اس نے اپنے راز کو یہ کہکر آشکار کر دیا۔ کہ:۔

دولت برطانیہ تا ہشت سال بعد ازاں آثار ضعف و اختلال

مرزائے آنجہانی کو خوب معلوم تھا۔ کہ اس کے یہ چند الفاظ اس کی عمر بھر کی وفاداری کو انگریزوں کی نظروں میں مشکوک بنا دیں گے۔ اور اس کے سارے کئے کرائے پر پانی پھر جائے گا۔ اسی لئے جب اس پیشگوئی کا چرچا کسی نہ کسی طرح حلقۂ اغیار میں ہونے لگا۔ تو مرزائے آنجہانی کے جسم پر مارے خوف کے لرزہ طاری ہو گیا۔ اور اس نے ایک رسالہ تصنیف کرکے حکومت انگریزی کو یقین دلانے کی کوشش کی۔ کہ یہ شعر میرا نہیں۔ میرے دشمنوں نے مجھ پر یہ ایک بہت بڑا افترا باندھا ہے"۔

مگر یہ جو کچھ لکھا گیا ہے۔ سراسر افترا اور اتہام ہے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی یہ پیشگوئی جیسا کہ "زمیندار" نے اپنے اسی مضمون میں خود تسلیم کیا ہے۔ سیرت المہدی حصۂ اول کے صفحہ ۱۶۱ پر درج ہے۔ اور جماعت احمدیہ کے تین نہایت مخلص "راستباز" اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خاص صحابہ سے مروی ہے۔ جو ثبوت ہے اس بات کا۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے ان مخلصین سے خود اس کا ذکر کیا۔ اور سیرت المہدی میں اسے شائع کیا گیا۔ ایسی حالت میں مولوی ظفر علی صاحب کا یہ لکھنا۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک رسالہ تصنیف کرکے حکومت انگریزی کو یہ یقین دلانے کی کوشش کی۔ کہ "یہ شعر میرا نہیں۔ میرے دشمنوں نے مجھ پر یہ ایک بہت بڑا افترا باندھا ہے"۔ بالکل غلط اور صریحاً جھوٹ ہے۔ مولوی صاحب کا فرض ہے کہ وہ رسالہ پیش کریں جس کا انہوں نے ذکر کیا ہے۔ اور اس میں وہ الفاظ بتائیں۔ جو حضور علیہ السلام کی طرف انہوں نے منسوب کئے ہیں۔

حقیقت الامر یہ ہے۔ کہ اس پیشگوئی کا چرچا ہونے پر نہ تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس سے انکار کیا اور نہ آپ نے کوئی رسالہ حکومت انگریزی کو یہ یقین دلانے کی کوشش میں لکھا۔ کہ یہ شعر میرا نہیں:۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اس رنگ میں خدا تعالیٰ کی طرف سے جو کچھ بتایا گیا۔ وہ آئندہ رونما ہونے والی بات تھی۔ جس میں آپ کا کوئی دخل نہ تھا۔ ایسی حالت میں اگر کسی کوڑھ مغز نے اس سے یہ نتیجہ نکالنا چاہا۔ کہ آپ حکومت انگریزی کے بدخواہ ہیں۔ تو اس کی تردید ضروری تھی۔ کیونکہ یہ حکومت کی بدخواہی نہیں۔ بلکہ خیر خواہی تھی۔ کہ اس کے لئے قبل از وقت آئندہ پیش آنے والے خطرہ سے آگاہ ہو کر اس کی روک تھام کا موقعہ میسر آ سکتا۔ حیرت ہے۔ کہ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے بدترین دشمن ایک طرف تو خود اس بات کی تصدیق کر رہے ہیں۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر حکومت برطانیہ کے متعلق جو بات ظاہر کی گئی تھی۔ وہ پوری ہو رہی ہے۔ مگر دوسری طرف صرف اس لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خلاف بیہودہ سرائی کر رہے ہیں۔ کہ آپ پر خدا تعالیٰ نے وہ بات ظاہر کر دی جس کے پورا کرنے میں خود ان لوگوں کا بھی ہاتھ ہے۔ اور وہ کھلم کھلا اس کا ارتکاب کر رہے ہیں:۔

مولوی ظفر علی صاحب اور ان کے ہم خیال حکومت برطانیہ کو کمزور کرنے اور اس میں ضعف و اختلال دکھانے کے لئے جو کوششیں کرتے چلے آ رہے ہیں۔ ان میں سے ایک یہ بھی ہے۔ کہ وہ ایسی تحریریں خاص اہتمام کے ساتھ شائع کرتے رہتے ہیں۔ جن میں حکومت برطانیہ کی طاقت اور قوت کو بے حقیقت ظاہر کیا جاتا ہے۔ اور یہ بتایا جاتا ہے۔ کہ اس کا وقار روز بروز کم ہو رہا ہے۔ اور اس کا قدم ترقی کی طرف نہیں۔ بلکہ تنزل کی طرف جا رہا ہے۔ چنانچہ اخبار "زمیندار" اور اس کے ہم خیال اخبار "احسان" کے اس قسم کے پروپیگنڈا میں سے چند اقتباسات پیش کئے جاتے ہیں:۔

اخبار "زمیندار" نے اپنے ۲۸ - نومبر ۱۹۳۴ء کے پرچہ میں ایک مضمون شائع کیا جس میں لکھا:۔

"اگر ماضی کی عظیم الشان سلطنتیں اور جاہ و جلال رکھنے والی قومیں قانون قدرت کی رو سے جام فنا پینے پر مجبور تھیں۔ تو کیا دور حاضرہ کے جبابرہ تلک الایام نداولہا بین الناس کے سرمدی اصول کی زد سے ہمیشہ کے لئے محفوظ ہو گئے۔ اگر ایسا نہیں۔ تو کیوں مشرق کے غلام مغرب کے زوال کا تخیل پیدا نہیں کر سکتے کیا ان کے سامنے شپنگلر کی معرکہ آرا تصنیف زوال مغرب کے صفحات نہیں آئے۔ کیا اس یگانۂ روزگار مفکر کے افکار عالیہ سے تاہنوز اس غلام آباد ہندوستان کے ۳۵ کروڑ فرزندوں کے دماغ ناآشنا ہیں۔ جو پکار پکار کر کہہ رہا ہے۔ کہ استعمار فرنگ و تمدن یورپ کی عمر طبعی ختم ہو چکی۔ اور اب یہ نظام جس نے صدیوں سے فرزندان مشرق کی آنکھوں کو خیرہ کر رکھا تھا سوز اے جھٹکے کے ساتھ تباہ و برباد ہو جانے والا ہے"۔

اس تمہید کے بعد جس میں تمام یورپ کا ذکر ہے خصوصیت کے ساتھ حکومت برطانیہ کا ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے:۔

"انگلستان کے ایک مایۂ ناز مصنف لیوٹرے ہوڈ۔ جو مانچسٹر یونیورسٹی میں تاریخ کے پروفیسر رہ چکے ہیں۔ اپنی مشہور کتاب جنگ عظیم کے سیاسی نتائج میں لکھتے ہیں۔ "برطانوی سلطنت

اپنی عظمت کھو چکی ہے۔ حقیقت میں برطانوی عظمت تھی ہی ایک عارضی شے۔ اس کی عظمت کی بنیادیں جنگ عظیم سے پیشتر ہی کھوکھلی ہو چکی تھیں۔ اور اس جنگ کے بعد تو وُہ عظمت بالکل معدوم ہوتی چلی جا رہی ہے .... برطانیہ کسی لحاظ سے بھی اب ایک وسیع سلطنت نہیں۔ اس کے اکثر حصے اس سے علٰحدگی اختیار کر رہے ہیں۔ اب سلطنت برطانیہ آزاد حکومتوں کا اشتراک ہے۔ جو چنداں مضبوط نہیں۔ اب برطانوی نو آبادیاں برطانوی مصنوعات کی کھپت کے لئے منڈیوں کا کام نہیں دے سکتیں۔ اسی طرح برطانیہ کو جو تفوق حاصل تھا۔ وُہ بھی اب مفقود ہو رہا ہے۔ اس میدان میں جس حد تک سائنس سے کام لیا جا سکتا ہے۔ اس میں اب امریکہ اور جرمنی برطانیہ سے بہت آگے بڑھے ہوئے ہیں۔ یہی حال برطانیہ کی مالی حالت کا ہے۔ جنگ عظیم کے بعد اس کی مالی حالت بے حد خطرناک ہو گئی ہے۔ اس کے ذمہ دُنیا کی تمام اقوام سے زیادہ قرضہ ہے۔ جس کا بوجھ اسے ہر طرح کمزور بنا رہا ہے ...... برطانوی قوم کے افراد کے جوشِ سعی و عمل میں بھی انحطاط پیدا ہو چکا ہے۔ جنگ عظیم کے بعد ایسے آدمیوں کی برطانیہ میں بہت کمی ہو گئی ہے۔ جو ذمہ داریوں کا بوجھ اپنے کندھوں پر اٹھانے کے لئے تیار ہوں۔ یا جو مشکلات کا سامنا کرنے کی جرأت کر سکتے ہوں۔ یہ المناک حقیقت قومی زندگی کے ہر شعبہ میں نظر آتی ہے۔ برطانیہ کے باشندے اب اپنی ہر کمزوری کا علاج حکومت سے طلب کرنے کے عادی ہو گئے ہیں۔ ان میں بے حسی۔ اعترافِ شکست۔ زندگی کی مشکلات سے فرار۔ کھیل کود میں شغف کے آثار پیدا ہو گئے ہیں۔"

حکومت برطانیہ کے زوال اور اختلال کے متعلق اس سے بڑھ کر اور کیا کہا جا سکتا ہے:۔

اسی طرح اخبار "احسان" (۲۸۔ نومبر ۳۴ء) نے "سلطنت برطانیہ کی بنیادیں متزلزل ہو رہی ہیں" کے عنوان کے ماتحت ایک مضمون شائع کیا ہے۔ جس میں لکھا ہے:۔

"اس وقت کا تصور کتنا خوشگوار ہے۔ جب ان مغرور اور خود سر انگریزوں کے سر غیر ملکی بادشاہوں کے سامنے جھک جائیں گے۔ اور جب انہیں اپنی زرخیز نو آبادیات سے دست کش ہونا پڑے گا۔" "سچ پوچھئے۔ تو یہ اتنی بڑی سلطنت تارِ عنکبوت میں منسلک ہے جسے اگر کوئی دشمن چاہے۔ تو ایک لمحہ میں تار تار کر سکتا ہے۔"

ہندوستان میں برطانیہ کی فوجی طاقت کا ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے:۔

"یہ فوج صرف مقامی فسادات اور اندرونی شورشوں کو رفع کرنے کے لئے کافی مضبوط ہے۔ لیکن کسی قلیل سے قلیل حملہ آور فوج کے مقابلہ کی تاب نہیں لا سکتی۔ اور یوں بھی ہندوستان کے لوگ ہر حملہ آور فوج کا بخندہ پیشانی استقبال کریں گے۔ اسی طرح آسٹریلیا پر حملہ کرنا بے حد آسان کام ہے۔ کیونکہ یہاں کی فوج دو ہزار باقاعدہ اور ۵۰ ہزار بے قاعدہ سے زیادہ نہیں۔ نیز یہاں کے لوگوں کے تعلقات برطانیہ سے خوشگوار نہیں۔ اس لئے غیر ملکی حملہ آوروں کا اس نو آبادی پر قبضہ کر لینا چنداں مشکل نہیں۔ جنوبی افریقہ میں بھی فوجی کمزوری نمایاں ہے۔ بورے ولندیزیوں کی اولاد ہیں۔ اور نسلی اعتبار سے جرمنوں کے بھائی ہیں۔ اور کنیڈا میں تو تمام آبادی سفید جرمنوں کی ہے"۔

ان اقتباسات سے جہاں صاف طور پر یہ معلوم ہوتا ہے۔ کہ خدا تعالیٰ کی طرف سے حکومت برطانیہ کے متعلق جو بات اس وقت ظاہر کی گئی۔ جبکہ وُہ کسی انسان کے وہم و گمان میں بھی نہ آ سکتی تھی۔ اب پوری ہو رہی ہے۔ وہاں یہ بھی ثابت ہے۔ کہ اس کے پورے کرنے میں وُہ لوگ بھی حصہ لے رہے ہیں۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سخت معاند۔ اور بدترین دشمن ہیں۔ اور وُہ دِل سے چاہتے ہیں۔ کہ جس قدر جلد ممکن ہو۔ یہ بات مکمل طور پر پوری ہو جائے:۔

خدا تعالےٰ کی طرف سے اپنے مامور اور مرسل کے ذریعہ کسی بہت بڑے خطرہ کی قبل از وقت خبر دینے کا ایک اہم مقصد یہ ہوتا ہے۔ کہ اس سے تعلق رکھنے والے اپنے اندر تبدیلی پیدا کر کے اصلاحِ حالات کر لیں۔ اس لحاظ سے ہم کہہ سکتے ہیں۔ کہ اب بھی وقت ہے۔ حکومت برطانیہ ان علل و اسباب پر نہایت ٹھنڈے دل کے ساتھ غور کرے۔ جو اس کی کمزوری کا باعث بن رہے ہیں۔ اور اپنے اس طریق عمل اور اپنی ان روایات کی پوری طرح ٹھکرا [illegible]

اخبار "احسان" سے چند سوالات کے جواب کا مطالبہ

مدیر "احسان" نے پچھلے دنوں جب بڑے طمطراق سے احمدیوں کو "صلائے عام" دیتے ہوئے یہ اعلان کیا کہ "دینِ اسلام کی حقیقت کو سمجھنا چاہتے ہو۔ تو اپنے اشکالات بیان کرو۔ ضلالت اور جہنم کی راہ سے بچو۔ اسلام اور فوز کی طرف آؤ"

اور پھر چند سوالات کے جواب لکھنے کی آڑ میں سلسلہ عالیہ احمدیہ کے خلاف غلط بیانیوں اور افترا پردازیوں کا طومار کھڑا کرنا شروع کر دیا۔ تو ہم نے ایک پادری صاحب کے حال ہی میں پیش کردہ چند ایک وُہ اعتراضات بیان کئے۔ جن کے موجب مدیر "احسان" اور ان کے ہم خیال مسلمانوں کے وُہ عقائد ہیں۔ جن کی احمدیت نہایت زور کے ساتھ تردید کرتی ہے۔ کیونکہ ان کی وجہ سے اسلام کے مقابلہ میں عیسائیت کی۔ اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے مقابلہ میں یسوع مسیح کی فضیلت اور برتری ثابت ہوتی ہے۔ اس پر چاہیئے تو یہ تھا۔ کہ مدیر "احسان" جس اسلام کی جماعت احمدیہ کو صلائے عام دینے کے لئے کھڑے ہوئے تھے۔ اس کی صداقت ثابت کرنے کی طرف متوجہ ہوتے لیکن اس کی بجائے انہوں نے یہ راہ اختیار کر لی۔ کہ انہوں نے "البرز شکن گرز" والا جو سلسلہ مضامین شروع کر رکھا ہے۔ اس میں "ان سوالات کا جواب اپنے موقعہ پر دیں گے"۔ کیوں اس لئے کہ "الفضل ہمیں دُور از کار مباحث میں الجھانے کا خواہاں ہے"۔ لیکن اب جبکہ "احسان" کا "البرز شکن گرز" خود پاش پاش ہو گیا ہے۔ اور "مدیر و سردبیر" اپنا سر پکڑ کر بیٹھ گئے ہیں ہم یہ گزارش کرنا ضروری سمجھتے ہیں۔ کہ وُہ ان سوالات کی طرف متوجہ ہوں۔ جو ۱۰۔ اور ۱۳ جنوری کے "الفضل" میں درج ہو چکے ہیں:۔

شورش انگیزی اور فتنہ پردازی کوئی مشکل کام نہیں، نہ دوسروں کے خلاف کذب بیانی اور افترا پردازی کسی کے عقائد کی صداقت کا ثبوت ہو سکتی ہے۔ اصل چیز دلائل اور براہین کے ذریعہ اپنے عقائد کی صداقت۔ اور معقولیت ثابت کرنا ہے۔ کیا "مدیر و سردبیر احسان" اس کے لئے تیار ہوں گے۔ اور ہمارے پیش کردہ سوالات کے جواب اپنے اخبار میں دینے کی جرأت کریں گے:۔

اس مطالبہ کا ہمیں اس لئے بھی حق حاصل ہے۔ کہ ہم نے "احسان" کے مایہ ناز اعتراضات کے جواب میں سلسلہ مضامین شروع کر دیا ہے

سادات کرام میں سے ایک اخلاص و ایثار کی قابل رشک مثال

اپنا سب کچھ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کے قدموں میں ڈالدیا

احراری عوام کو دھوکہ دینے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خلاف لوگوں کو مشتعل کرنے کے لئے جو افتراء پردازیاں کرتے رہتے ہیں۔ ان میں سے ایک بہت بڑی افتراء پردازی یہ ہے۔ کہ وہ کہتے ہیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہتک کی ہے۔ اگرچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زندگی کا ایک ایک لمحہ اور آپ کی تمام تحریروں اور تقریروں کا ایک ایک لفظ اس ناپاک الزام کو رد کرتا ہوا یہ ظاہر کر رہا ہے کہ آپ سے بڑھ کر رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا عاشق زار نہ کوئی پیدا ہوا ہے۔ اور نہ ہوگا لیکن آل رسول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور سادات کرام میں سے خدا تعالےٰ نے جن لوگوں کو آپ کی غلامی میں داخل ہونے کی توفیق عطا فرمائی ہے۔ ان کا آپ کی ذات والاصفات سے اخلاص اور سلسلہ عالیہ احمدیہ کے لئے قربانیاں ان لوگوں کی آنکھیں کھولنے والی ہیں۔ جو کہتے ہیں۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے نعوذ باللہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہتک کی ہ

ذیل میں بطور مثال ایک مخلص احمدی کا جو سادات میں سے ہیں ایک مکتوب بنام امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ درج کیا جاتا ہے۔ صاحب موصوف لکھتے ہیں:۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ ونصلی علےٰ رسولہ الکریم

والصلوٰۃ والسلام علی عبدہ المسیح الموعود

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،

حضور کے خطبات بالالتزام یہاں نماز جمعہ میں سنائے جاتے ہیں کسی گذشتہ خطبہ میں حضور نے فرمایا ہے۔ کہ ایسا نہ ہو۔ کہ وہ وقت آجائے۔ اور تم سوتے ہوئے اور آنکھیں ملتے ہوئے اٹھو اور کہو کہ یہ کیا ہو گیا۔

راقم الحروف حضور سے التجا کرتا ہے۔ کہ عاجز کی عزت اولاد۔ جان اور مال کی قربانی قبول فرمائی جاسکے۔ یہ عاجز فخر محسوس کرتا ہے کہ ایسی قربانی کرسکے۔ اور اس قربانی کو ایک انعام الٰہی یقین کرتا ہے۔ اور جیسا ایک دنبہ ذبح ہو کر قربانی کے وقت اپنے کمال کو پہنچ جاتا ہے۔ یہ عاجز اس دنبہ سے بڑھ کر عقل و سمجھ اور ہوش و حواس رکھتے ہوئے اپنے آپ کو مع تمام جذبات اور حسیات کے اسلام کے لئے قربان ہونے کو اپنا کمال یقین کرتا ہے۔

اے امیر المومنین! حضور کے ہاتھ پر میں نے بعیت کی ہے حضور کے دل کو تڑپا دینے والے خطبات کو پڑھ کر میں راتوں جاگا ہوں۔ دل کے درد اور ابال کو چھلکتا ہوا پاکر سوچتا رہا ہوں کہ ایسا نہ ہو۔ کہ میرا حسین کربلا میں ہو۔ اور میں دور آرام سے حیوانی زندگی گذار رہا ہوں۔ خدا تعالےٰ ایسا وقت نہ لائے۔ میں پسند کرتا ہوں۔ کہ اگر اسلام کو ضرورت پیش آئے۔ کہ اس کی حفاظت کی جائے۔ اور ایسا کرنے میں میری اولاد کٹ جائے۔ تو میں سمجھوں گا۔ کہ میری اولاد نے اپنا حق ادا کر دیا۔ اور اگر میں اپنی بیوی کی حفاظت نہ کرسکوں۔ جبکہ اسلام کی حفاظت مقدم ہو۔ تو اپنی بیوی کا کٹ جانا پسند کروں گا۔

میں اخویم مکرم صوفی عبدالقدیر صاحب بی۔ اے کے قابل رشک مقام کو دیکھ کر خواہش کرتا ہوں۔ بلکہ روتا ہوں۔ کہ میں کیا اور میرا ہونہ کیا۔ کاش یہ مقام مجھے حاصل ہوتا۔

میں مجبور ہوں۔ کیونکہ میری طاقتیں نہایت محدود ہیں۔ میں وکیل نہیں کہ قانونی خدمت کرسکوں۔ میں امیر نہیں کہ دولت اسلام پر نچھاور کرسکوں۔ میں سپاہی نہیں کہ اسلام کی حفاظت ضرورت کے وقت کرسکوں۔ میں مدبر نہیں۔ کہ تدبر سے سلسلہ کی خدمت کرسکوں۔ غرضیکہ ایک معمولی آدمی ہوں۔ لیکن میں علی علیہ السلام کا بیٹا ہوں۔ اور محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا خون میری رگوں میں موجود ہے۔ میں زین العابدین کی طرح بے کس بے پناہ ہوں۔ اپنی حفاظت کرنے سے بھی عاجز ہوں۔ لیکن میرے خدا میں سب طاقتیں ہیں۔ مجھ میں جو کمیاں ہیں وہ خود پوری کر دے گا۔ اور میں اپنی ہمت اور طاقت جو ہے اس کو لے کر اٹھوں گا۔ اور خدا سے یہ دعا مانگتا ہوں۔ کہ وہ مجھے کام کرنے کی اہلیت اور توفیق دے کام کو سرانجام تک پہنچا دونگا انشاء اللہ وباللہ التوفیق ہ

کل ہی جب میں اور میرے دوست ملکر تبلیغ کر کے واپس آرہے تھے۔ تو میرے دوست نے نہایت پاکیزہ خیالات اور جذبات کا اظہار فرمایا۔ انہوں نے اپنے ایک غیر احمدی رشتہ دار سے کہا ہم جو کام کر رہے ہیں سلسلہ کی خاطر کر رہے ہیں۔ ہم جو زندہ ہیں تو سلسلہ کی خاطر اور مرینگے تو سلسلہ کی خاطر۔ اللہ تعالیٰ ہمیں سب کو توفیق دے۔ کہ ہمارا مرنا۔ ہمارا زندہ رہنا۔ ہمارا کام اپنے رب کے لئے ہو۔ مگر یہ نہیں ہوسکتا جب تک اللہ تعالےٰ اپنے فضل و کرم سے توفیق نہ دے ہ

(۱) اے امیر المومنین میرے پاس پانچ چھ ہزار مالیت کی اراضی ہے اور محنت کی آمد ہے۔ بموجب شریعت جہاں تک جائز ہے۔ اس کو حضور کے پیش کرتا ہوں۔ جب حضور کو ضرورت ہو۔ مطالبہ فرمائیں تا اسے سلسلہ کی حفاظت اور قیام پر خرچ کیا جائے۔ اس وقت میں سمجھونگا کہ میں نے اپنا مالی حق ادا کر دیا۔

(۲) اگر میرے جیسے نااہل اور ناچیز خادم کی خدمات کی ضرورت ہو تو آج ہی میں کام چھوڑ کر آجاؤں گا۔

(۳) میری عزت اسلام کے مقابلہ میں کوئی چیز نہیں۔ اس لئے حضور سے دعا کی درخواست ہے۔ کہ میری عزت کے جذبات کبھی بھی کسی وسوسہ کی وجہ سے اسلام کی خدمت اور کام میں حائل نہ ہوں اور یہ بدیہی امر ہے کہ عزت کی قیمت جان سے زیادہ ہے۔ آدمی اس دنیا میں عزت کے لئے رہتا ہے۔ نہ جان کے لئے۔ اور مذہب پر عزت کا قربان کرنا ضروری ہے۔ غرضکہ تمام حسیات اور جذبات اسلام کے لئے قربان ہو جائیں۔ یہ خدا کی توفیق کے بغیر نہیں ہوسکتا۔ لیکن میری دلی خواہش ضرور ہے۔ کہ خدا ایسی توفیق بخشے ہ

(۴) میری اولاد چھوٹی ہے لیکن اگر میری اولاد میری ہوئی۔ تو وہ اسلام کے لئے زندہ رہے گی۔ اسلام کے لئے مریگی۔ اسلام کے لئے بادشاہ اور حاکم بنے گی۔ اور اسلام کے لئے فقیر اور گداگر بنے گی اسلام کے لئے عدالت کرے گی۔ اور اسلام کے لئے محکوم رعیت بنکر رہے گی۔ غرضکہ اسکی اصل غرض اسلام ہوگی۔ اور اگر ایسا نہ ہوا۔ تو میرا ایسی اولاد سے محروم رہنا اچھا تھا۔ حضور سے درخواست ہے۔ کہ دعا فرمائیں۔ میں اپنی اولاد کی اعلےٰ تربیت تعلیم کرسکوں۔ تاکہ ان میں خدمت اسلام کی اہلیت پیدا ہو جائے ہ

اے امیر المومنین! میں نے اپنی سمجھ میں اپنا سب کچھ حضور کے قدموں پر لا ڈالا ہے۔ لیکن اگر بوجہ ناقص عقل اور سمجھ کے کوئی چیز باقی رہ گئی ہے۔ تو مجھے بتائی جائے۔ تا وہ بھی پیش کر دوں۔ خدا تعالیٰ مجھے طاقت دے۔ کہ پیش کرسکوں۔ اب میں خط کو ختم کرتا ہوں۔ اور حضور کی ہدایات۔ راہ نمائی اور نورانی مشعل کے لئے حضور سے استدعا کرتا ہوں۔ اللہ تعالےٰ حضور کے کلام مبارک پر عامل ہونے کی توفیق عطا فرمائے ہ آمین ثم آمین

(الفضل) مرحبا! صد مرحبا!!

اخبار "احسان" کی کذب بیانی

کے متعلق

معزز غیر احمدی اصحاب کی شہادت

اخبار "احسان" "دروغ بافی کذب بیانی جعل سازی اور مکر و فریب میں جہاں اخبار "زمیندار" سے بازی لے جانا چاہتا ہے۔ وہاں روز بروز کور باطنی۔ سیاہ قلبی۔ تیرہ باطنی اور بغض و عناد میں بھی کافی ترقی کر رہا ہے۔ اس کی فطرت اس درجہ مسخ ہو چکی ہے۔ کہ جماعت احمدیہ کے خلاف ہر روز تازہ بتازہ جھوٹ تصنیف کرنا اپنا کمال سمجھتا ہے۔ "مرزائیت سے توبہ" اور "ارتدادات" کے عنوانات سے اپنے اخبار کے کالم سیاہ کرنا اس کے بائیں ہاتھ کا کرتب ہے۔

"احسان" کی فریب کاری اور دھوکا دہی کی ایک تازہ مثال اس کی اشاعت ۱۰ر جنوری علا کالم ۳ میں بعنوان "مرزائیت سے توبہ" "عبدالستار قصاب دائم گنج امرتسر کے ارتداد کا اعلان ہے۔ ناواقف لوگ تو خیال کریں گے۔ کہ عبدالستار واقعی کوئی احمدی ہوگا۔ جس کے احمدیت سے تائب ہونے کا اعلان "احسان" نے کیا۔ لیکن حقیقت یہ ہے۔ کہ یہ بالکل جھوٹ ہے۔ عبدالستار نہ کبھی احمدی ہوا۔ نہ احمدیت کے ساتھ اسے کسی قسم کا تعلق رہا۔ اور نہ ہی کسی احمدی کے ساتھ اس کی راہ و رسم تھی۔ وہ پہلے بھی کٹر وہابی تھا اور اب بھی ہے۔ دائم گنج اور نواں کوٹ جو نئی آبادی کے دو حصوں کے نام ہیں۔ کے لوگ جانتے ہیں کہ عبدالستار وہابی تھا۔ اور وہابی ہے۔ چنانچہ اس علاقہ کے غیر احمدی معززین نے اپنا تحریری اعلان ہمیں دیا ہے۔ تاکہ بذریعہ "الفضل" اخبار "احسان" کے جھوٹ کی تردید کی جائے۔ مذکورہ بالا اعلان یہ ہے۔

"بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

ولا یجرمنکم شنآن قوم علیٰ الا تعدلوا اعدلوا ھو اقرب للتقویٰ (الآیہ)

ہم جن کے دستخط ذیل میں ثبت ہیں۔ اقرار کرتے ہیں۔ اور اس امر کی تصدیق کرتے ہیں۔ کہ مسمی میاں عبدالستار پیشہ قصاب جس کی دوکان قصابی متصل دائم گنج اور اب کوٹ تاری میں واقعہ ہے کبھی بھی فرقہ مرزائیہ میں شامل نہیں ہوا۔ جس سے اس نے مطابق مضمون اخبار "احسان" مورخہ ۱۰ر ۱ اب توبہ کی ہو۔ بلکہ وہ فرقہ اہلحدیث میں شامل ہے اور تھا۔

المعلن

(۱) محمد یعقوب بقلم خود چودھری دائم گنج امرتسر (۲) چودھری محمد ابراہیم بقلم خود دائم گنج۔ (۳) منشی عبدالعزیز بلڈنگ انسپکٹر (۴) نبی بخش بقلم خود حوالدار پنشنر (۵) قاضی غلام محی الدین امام مسجد سٹیشن روڈ امرتسر سکنہ دائم گنج (۶) مستری صدرالدین (نشان انگوٹھا) (۷) بابو محمد طفیل دائم گنج۔ منیجر کارخانہ شیخ صاحبان (۸) حکیم شبیر محمد نقشبندی نواں کوٹ امرتسر (۹) بقلم خود علم الدین مستری (اہلحدیث) نواں کوٹ (۱۰) سید اکبر علی شاہ بقلم خود (شیعہ) پوسٹ مین نواں کوٹ امرتسر (۱۱) لال دین (چپلی ساز) اہلسنت والجماعت نواں کوٹ امرتسر (۱۲) رحمت اللہ (درزی) نواں کوٹ امرتسر (۱۳) عبدالعزیز مالک ایمپریس پریس سکنہ نواں کوٹ امرتسر (بحروف انگریزی) (۱۴) مستری عسلم الدین ولد مستری فضل الدین (نشان انگوٹھا) (۱۵) مستری فضل الدین نواں کوٹ امرتسر (۱۶) بقلم خود محمد اسمٰعیل عرف انور شین مین درسلسلہ نامہ نگار راز امرتسر"

خلیفۂ وقت کی حفاظت کیلئے کروڑوں جانیں

اور تمام دنیا کے اموال قربان کر دینا حقیر سی قربانی ہے

ایک مخلص بھائی نے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی حفاظت کے متعلق انتظامات کی اہمیت کا ذکر کرتے ہوئے جو کچھ تحریر کیا ہے۔ اور جسے ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔ وہ صرف انکی آواز نہیں۔ بلکہ خدا تعالیٰ کے فضل سے تمام جماعت کی آواز ہے۔ اور ہر مخلص احمدی رشک کریگا۔ کہ کاش اس طرح اظہار اخلاص کا موقع اسے ملتا۔ اور اپنے دل میں آرزو رکھتا ہے۔ کہ خدا تعالیٰ اسے اپنے محبوب پیشوا کی خاطر جان و مال کی انتہائی قربانی پیش کرنے کی توفیق بخشے۔

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا خطبہ جمعہ اخبار الفضل مورخہ ر فروری پڑھا۔ اس بات سے دل کو سخت صدمہ ہوا۔ کہ کوئی ایسا شخص بھی ہے جس کے دماغ میں ابھی تک یہ بات داخل نہیں ہوئی۔ کہ خلیفہ وقت کی حفاظت نہایت ضروری ہے خلیفہ وقت خدا کے رسول اور مسیح پاک کا جانشین ہے۔ اس کی ذات پر کروڑوں جانیں اور تمام دنیا کے اموال قربان ہو جائیں۔ تو یہ حقیر سی قربانی ہوگی۔ دنیا کے لوگ اپنے حکمرانوں کی خاطر اپنی جان و مال اولاد ہر ایک چیز کو قربان کر دیتے ہیں۔ حالانکہ اس کے بدلہ میں جس چیز کے امیدوار ہوتے ہیں۔ وہ بہت ہی حقیر ہوتی ہے۔ مگر یہاں خدا کی رضا کا سوال ہے۔ اور اس رضا کے حاصل کرنے کے لئے ہم نے اپنا ہاتھ حضرت امیر المومنین کے ہاتھ میں دیکر اپنی ہر ایک چیز کو بیچ دیا ہے۔ اگر اس کے باوجود ہم کسی قربانی سے پیچھے ہٹتے ہیں۔ تو ہم اپنے دعویٰ میں جھوٹے ہیں۔ مگر یہ تو کوئی قربانی ہی نہیں۔ بلکہ یہ ہمارا فرض ہے۔ کہ حضور کی حفاظت ہر طرح کریں۔ کیا جب کسی کے باپ پر دشمن کے حملہ کرنے کا خطرہ ہو۔ تو وہ آرام سے اپنے گھر بیٹھ سکتا ہے۔ پھر روحانی باپ پر حملہ کا خطرہ ہونے کی صورت میں کون عقلمند ہے۔ جو اسکی حفاظت کیلئے ہر انتظام کرنے کے لئے تیار نہ ہو۔ اگر حضور کی حفاظت کے لئے احمدیوں کے تمام اموال خرچ ہو جائیں۔ اور ایک ایک احمدی کی گردن کٹ جائے۔ تو بھی حضور کی سلامتی کے مقابلہ میں معمولی اور حقیر سی قربانی ہوگی۔ اگر بفرض محال اسے قربانی کہا جائے۔ ورنہ فرض کو کون قربانی کہہ سکتا ہے۔ کل رات جس وقت ہم لوگوں نے یہ خطبہ پڑھا۔ تو میں اور میرے جو ساتھی میرے ساتھ رہتے ہیں۔ سب نے کہا۔ کہ جب اور جس وقت ضرورت ہو ہم فوراً اپنے کاروبار اور ملازمتیں چھوڑ کر مرکز میں حاضر ہونے کو تیار ہیں میں نے دیکھا کہ میرے ساتھیوں کے دلوں میں بھی انتہائی درجہ کا درد ہے۔ اور میں نے محسوس کیا کہ گو وہ اس کا پورے طور پر اظہار نہیں کر سکتے۔ مگر محسوس کرتے تھے۔ کہ جس کسی نے حضور کی حفاظت کے انتظام پر اعتراض کیا۔ اس نے سخت گستاخی کا ارتکاب کیا۔ یہ امام وقت کا کام نہیں۔ کہ وہ اپنی حفاظت کے متعلق لوگوں کو توجہ دلائے۔ بلکہ جماعت کا فرض ہے۔ کہ وہ اس پاک وجود کی حفاظت کرے۔ جسے خدا تعالیٰ نے اسکی روحانی و جسمانی راہنمائی و حفاظت کیلئے کھڑا کیا ہے۔ اور میں سمجھتا ہوں۔ کہ یہ احساس ہم میں ہی نہیں۔ بلکہ جماعت کے سب احباب میں ہے۔ اسی طرح اگر کسی کے خیال میں اب بھی اس جدوجہد کا وقت نہیں آیا۔ کہ ہم اس ناقابل برداشت ظلم کے خلاف آواز بلند کریں جسکے باعث ہمارے دل ٹکڑے ٹکڑے اور جگر پاش پاش ہو رہے ہیں۔ تو پھر وہ کونسا وقت ہوگا جب ہم خواب غفلت سے بیدار ہوں گے۔ سمجھ میں نہیں آتا۔ ان لوگوں کی غیرت کو کیا ہو گیا ہے۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خلاف اس گند کو اور مرکز کے متعلق حکام کی ایسی بیہودگیوں کو روا رکھ سکتے ہیں۔ میرا خیال ہے کہ اگر ان میں سے کسی کے رشتہ دار کو کوئی گالی دے۔ تو وہ لڑنے مرنے کیلئے تیار ہو جائیں

فرض حضور کے حکم کی تعمیل کیلئے ہم جو ملازم ہیں۔ سیاسی انجمن میں شامل نہیں ہو سکتے۔ ورنہ قید و بند اور مصائب کیا بلا ہیں۔ کہ ان سے ڈر کر ہم سیاسی انجمنوں میں شامل نہ ہوں۔ کیا ہم کانگرس کے ممبروں سے بھی گئے گزرے ہیں۔ کہ وہ تو دنیاوی حکومت کی خاطر جیلوں میں جائیں۔ مگر ہم خدا اور اسکے رسول کی خاطر اگر ضرورت پڑے۔ تو ہر قسم کی مصیبت کو برداشت نہ کر سکیں۔ اگر باوجود قانون کی پابندی کے ایسے خطرات پیدا ہو جائیں۔ تو پھر کچھ پروا نہیں۔ آخر پہلے انبیاء کی جماعتیں بھی خطرات سے گزری ہیں۔ اس زمانہ میں افغانستان کے احمدی بھی ہمارے سے بھائی ہیں۔ جنہوں نے جانیں تک قربان کیں۔ حضرت مسیح موعود نے فرمایا ہے۔ میں ذوالقرنین ہوں اور میری جماعت اصحاب کہف ہے۔ گو صحابہ کا

احمدیت کے خلاف "احسان" کے اعتراضات کا جواب

انبیاء کے خلاف مخالفینِ حق کا شرمناک طریقِ عمل

توحید باری تعالیٰ کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا عقیدہ

انبیاء پر عقائد دینیہ بگاڑنے کا الزام

کفر و الحاد کو مٹانے اور تاریکی و ظلمت کا پردہ چاک کر کے روحانیت کو پھیلانے کے لئے اللہ تعالیٰ انبیاء و مرسلین کو دُنیا میں جب مبعوث کرتا ہے۔ تو کہلانے والے علماءُ اپنے اس علم پر ناز کرتے ہوئے جس کا قرآن مجید میں یوں ذکر آتا ہے۔ کہ فرحوا بما عندھم من العلم (مومن ع ۹) انبیاءُ کی مخالفت کے لئے کھڑے ہو جاتے۔ اور انہیں دین کے بگاڑنے والے قرار دینے لگ جاتے ہیں۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے متعلق فرعونِ مصر کا یہ قول قرآن مجید میں موجود ہے۔ کہ انی اخاف ان یبدل دینکم (المومن ع ۳) مجھے ڈر ہے۔ کہ یہ تمہارے عقائد نہ بگاڑ دے۔ اور دُوسرے لوگوں نے کہا۔ اجئتنا لتلفتنا عما وجدنا علیہ اٰباءنا (یونس ع ۸) یعنی کیا تو ہمیں ہمارے آباء و اجداد کے راستہ سے پھیرنا چاہتا ہے۔

سید المرسلین حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے متعلق بھی دشمنانِ حق نے یہی طریقِ عمل اختیار کیا۔ اس سے یہ حقیقت واضح ہو سکتی ہے۔ کہ دشمنانِ صداقت لوگوں کو حق سے دُور رکھنے کے لئے کس قدر ناپاک کذب بیانیوں اور صریح دھوکہ دہیوں سے کام لیتے رہے ہیں؛

رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم دنیا کے لئے ہدایت کا چمکتا ہوا آفتاب تھے۔ آپ کے مقدس وجود سے دنیا نے خدا شناسی کا ملکہ حاصل کیا۔ اور آپ کے ذریعہ ہی خدا کا جلال دنیا پر ظاہر ہوا۔ لیکن مشرکین مکہ کے سامنے جب قرآن مجید جیسی پاک کتاب کی تلاوت کی جاتی۔ تو وہ کہتے۔ اجعل الاٰلھۃ الٰھاً واحداً۔ ان ھذا لشیءٌ عجاب۔ کیا ہی عجیب بات ہے۔ کہ یہ رسول ہمارے بہت سے معبودوں کی بجائے صرف ایک معبود پیش کرتا ہے۔ ما سمعنا بھذا فی الملۃ الاٰخرۃ۔ ہم نے تو ایسا دین اپنے بزرگوں سے کبھی نہیں سنا۔ ان ھذا الا اختلاق۔ یہ تو محض من گھڑت اور مفتریانہ باتیں ہیں۔ جو پیش کی جاتی ہیں۔ اسی لئے قرآن مجید یہ گواہی دیتا ہے۔ کہ مشرکین مکہ کے سردار ایک دوسرے سے کہا کرتے امشوا واصبروا علیٰ اٰلھتکم۔ ان ھذا لشیءٌ یراد (سورہ ص پ ۲۳) یعنی اس رسول کی مجلس سے اٹھ جاؤ۔ اس کی باتیں نہ سنو۔ اور اپنے دین پر مضبوطی سے جمے رہو۔ کیونکہ اس کا مقصد تو محض اپنے مخفی ارادوں کو بروئے کار لانا یا نعوذ باللہ اپنی دوکانداری کو فروغ دینا ہے؛

قرآن مجید سے یہ بھی ثابت ہے۔ کہ جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اللہ تعالیٰ کی آیات کفار کے سامنے پیش کرتے تو وہ کہا کرتے ائت بقراٰن غیر ھذا او بدلہ (یونس ع ۲) یعنی یا تو کوئی اور قرآن لا۔ یا اسی کی تعلیم میں تبدیلی کر۔ موجودہ صورت میں ہم اسے قبول کرنے کے لئے ہرگز تیار نہیں۔ اور اس کی بڑی وجہ ان کی طرف سے یہ پیش کی جاتی کہ یہ ان کے اور ان کے آباء و اجداد کے عقائد کے خلاف تعلیم دیتا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ واذا قیل لھم اتبعوا ما انزل اللہ قالوا بل نتبع ما وجدنا علیہ اٰباءنا۔ اولو کان الشیطٰن یدعوھم الیٰ عذاب السعیر (لقمٰن ع ۳) یعنی جب انہیں کہا جاتا ہے۔ کہ خدا تعالےٰ کے تازہ کلام پر جو اس نے اتارا ایمان لاؤ۔ تو وہ کہدیتے ہیں۔ ہم نے جن عقائد پر اپنے آباء و اجداد کو پایا۔ وہی ہمارے لئے کافی ہیں۔ خواہ شیطان انہیں عذاب کی طرف لے گیا ہو۔

درحقیقت انبیاء علیہم السلام تو اللہ تعالےٰ کے ایک ہی دین کے منادہ ہوتے ہیں۔ جیسا کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالےٰ نے فرمایا۔ قل ما کنت بدعاً من الرسل یعنی کہہ دے۔ میں کوئی نئی قسم کا رسول نہیں۔ جو دنیا میں آیا ہوں۔ بلکہ سابقہ انبیاء کے طریق پر ہی میں نے قدم مارا ہے اور وہی تعلیم لوگوں کے سامنے پیش کی۔ مگر شپرہ چشم لوگ چونکہ اللہ تعالےٰ کے نور کا دنیا میں پھیلنا برداشت نہیں کر سکتے۔ اس لئے وہ اس بہانہ کی آڑ میں لوگوں کو برگشتہ کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ کہ یہ دین کا بگاڑنے والا اور عقائد مذہبی کو پامال کرنے والا ہے۔ چنانچہ تاریخ سے ثابت ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم جب مکہ میں تشریف رکھتے۔ تو آپ کو جادوگر بے دین اور پاگل کہا جاتا۔ آپ پر ایمان لانے والوں کو صابی یعنے مرتد کہا جاتا۔ اور جب کسی مجمع یا میلہ میں آپ تبلیغ اسلام کے لئے تشریف لے جاتے۔ تو ابولہب ساتھ ساتھ یہ کہتا جاتا۔ کہ لوگو اس کی باتوں میں نہ آنا۔ یہ اپنے دین سے مرتد ہو گیا ہے۔ اور چاہتا ہے۔ کہ تم لات و عزیٰ کی پرستش چھوڑ دو؛

غرض دشمنانِ انبیاء کا یہ دستور ہے۔ کہ وہ دلائل و براہین کے میدان میں جب مقابلہ سے عاجز آ جاتے ہیں۔ تو لوگوں سے یہ کہنا شروع کر دیتے ہیں۔ کہ ان کی باتیں مذہبی مسلمات کے خلاف ہیں؛

مخالفینِ مسیح موعودؑ کا ذکر سابقہ نوشتوں میں

موجودہ زمانہ میں جب خدا تعالیٰ نے آسمانی بشارتوں کے ماتحت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مبعوث فرمایا۔ تو آپ کے متعلق بھی مخالفین کی طرف سے یہی شور مچایا گیا۔ کہ آپ دین سے برگشتہ کرنے والے اور صحیح اسلامی عقائد کو بگاڑنے والے ہیں۔ اور ایسا ہونا ضروری تھا۔ تا یہ جو نوشتوں میں لکھا تھا۔ پورا ہو۔ کہ "نزدیک است کہ علماء ظواہر مجتہدات او را علیٰ نبینا و علیہ الصلوٰۃ والسلام از کمال دقت و غموض ماخذ انکار نمایند و مخالف کتاب و سنت دانند" (مکتوبات امام ربانی مجدد الف ثانی جلد ۲ صفحہ ۵۰) یعنی علماء ظواہر مہدی کے معارف قرآنی کو اپنی نابینائی کی وجہ سے مخالف کتاب و سنت قرار دینگے

حضرت شیخ احمد صاحب مجدد الف ثانی نے یہ بھی فرمایا تھا کہ "حضرت مہدی در زمان سلطنت خود چوں ترویج دین نمایند و احیائے سنت فرمایند۔ عالم مدینہ کہ عادت بعمل بدعت گرفتہ بود۔ آنرا حسن پنداشتہ ملحق بدین ساختہ از تعجب گوید کہ ایں مرد برفع دین ما نمودہ و اماتت ملت ما فرمودہ" (مکتوبات امام ربانی مکتوب ۲۵۵ ج ۲) یعنی مہدی موعود جب ترویج دین اور احیائے سنت نبوی کریں گے۔ تو مخالف کہیں گے۔ کہ یہ شخص ہمارے دین کو برباد کرنے والا ہے

اقتراب الساعۃ میں بھی لکھا تھا۔

"یہی حال مہدی علیہ السلام کا ہو گا۔ کہ اگر وہ آ گئے سارے مقلد بھائی ان کے جانی دشمن بن جائیں گے۔ ان کے قتل کی فکر میں ہوں گے۔ کہیں گے۔ یہ شخص تو ہمارے دین کو بگاڑتا ہے۔" (صفحہ ۲۲۴)

نواب صدیق حسن خان صاحب نے بھی لکھا کہ "چوں مہدی علیہ السلام مقاتلہ بر احیاء سنت و اماتت بدعت فرماید۔ علماء وقت کہ خوگر تقلید فقہاء و اقتداء مشائخ و آباء خود باشند گویند ایں مرد خانہ برانداز دین و ملت ما است و بمخالفت برخیزند و حسب عادت خود بتکفیر و تضلیل وے کنند" (حجج الکرامہ صفحہ ۳۶۳)

یعنی مہدی علیہ السلام جب سنت کو رائج کر کے بدعات کا قلع قمع کریں گے۔ تو علماء وقت جو تقلید فقہاء اور اقتداء مشائخ کے خوگر ہوتے ہیں۔ کہیں گے کہ یہ تو ہمیں گمراہ کرتا اور ہمارے عقائد کو بگاڑتا ہے۔ حضرت شیخ محی الدین صاحب ابن عربی نے بھی فرمایا۔ اذا خرج ھذا الامام المھدی فلیس لہ عدو مبین الا الفقہاء خاصۃ (فتوحات مکیہ جلد ۲ صفحہ ۲۴۲) یعنی امام مہدی جب ظہور فرما ہونگے تو علماء فقہاء ان کے جانی دشمن ہونگے۔ اسی بناء پر امام مالک کا یہ مذہب تھا کہ لا یجوز شھادۃ القاری یعنی العلماء لانھم اشد الناس تحاسداً و تباغضاً (ہدایہ مجددیہ صفحہ ۱۰۳) یعنی علماء ظواہر کی شہادت قبول کرنا جائز نہیں۔ کیونکہ یہ اول درجہ کے حاسد اور بغض رکھنے والے ہوتے ہیں۔

غرض حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق دشمنان احمدیت اگر آج یہ کہتے ہیں۔ کہ آپ نے نعوذ باللہ اسلامی تعلیم کے خلاف عقائد پیش کئے۔ تو یہ عجیب بات نہیں۔ کیونکہ انبیاء کو ایسا ہی کہا گیا۔ اور مسیح موعود کے متعلق خصوصیت سے یہ مقدر تھا کہ اسے علماء کہلانے والے نعوذ باللہ بے دین اور ملحد کہتے۔ قرآن مجید میں بھی اس کا ذکر موجود ہے۔ فرمایا۔ جب مسیح موعود آئے گا۔ تو یُدعیٰ الی الاسلام (سورۂ صف) اسے مسلمان کہلانے والے اسلام کی طرف بلائیں گے۔ یعنی کہیں گے تو کافر ہوگیا اگر مسلمان کہلانا چاہتا ہے تو ہمارے اسلام میں داخل ہو جا۔

دشمنان احمدیت کی ناکامی

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کے بعد دشمنان احمدیت نے پوری وضاحت کے ساتھ ان پیشگوئیوں کو پورا کیا۔ وہ شروع سے لوگوں کو دھوکا دینے کے لئے من گھڑت عقائد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف منسوب کر کے کہتے رہے۔ کہ آپ نے اسلامی عقائد کو بگاڑ دیا ہے لیکن باوجود اس کے انہیں ناکامی پر ناکامی حاصل ہوتی۔ بلکہ ہر سورج جو چڑھا۔ خداتعالیٰ کے فضل سے کامیابی اور عروج کی بشارتیں ہمارے لئے لایا اور ہمارے دشمنوں کو رسوا و ذلیل اور ناکام و نامراد کرنے والا ہوا مگر ڈھٹائی سے شکست خوردہ دشمن پھر کچھ وقفہ کے بعد سر اٹھانے کی کوشش کرتا ہے اور نہیں سمجھتا۔ کہ جب اس کے مقدر میں ازل سے ناکامی و نامرادی لکھی جا چکی ہے۔ تو پھر وہ فلاح کا موہنہ کیونکر دیکھ سکتا ہے۔

اخبار "احسان" کا سلسلہ مضامین

انہی حالات میں ایک نوزائدہ اخبار "احسان" لاہور نے لا ضالنہم کہنے والے کے فرائض ادا کرنے کے لئے اپنی ۱۹ دسمبر ۱۹۳۴ء کی اشاعت سے "قادیانیت کے کاسہ سر پر اسلام کے البرز شکن گرز کی ضرب کاری" کے متکبرانہ عنوان سے ایک سلسلہ مضامین شروع کیا۔ جو چھ نمبروں کے بعد بند ہوگیا۔ کچھ دنوں کے بعد پھر اسے شروع کیا گیا۔ مگر چل نہ سکا۔ اور اب کتابی شکل میں شائع کرنے کی آڑ لے کر اسے بالکل چھوڑ دیا گیا ہے۔ اس سلسلہ مضامین میں یہی طریق عمل رکھا گیا ہے۔ کہ از راہ شرارت یہ ظاہر کیا جائے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیم ارکان اسلام یعنی توحید باری تعالیٰ اور رسالت محمدیہ علیہ وعلیٰ صاحبہا التحیۃ والسلام کے خلاف ہے۔ احمدیوں کا قبلہ الگ اور ان کا حج جدا ہے۔ وہ جہاد کو منسوخ قرار دیتے اور اس طرح شریعت اسلامی کی تحقیر کرتے ہیں۔ اس ضمن میں بہت سے اعتراضات کئے گئے ہیں۔ مگر چونکہ راقم مضمون نے نہایت تحدی کے ساتھ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے عقائد خلاف اسلام ثابت کرنے کی سعی ناکام کی ہے۔ اس لئے اعتراضات کی طرف توجہ کرنے سے قبل حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صحیح تعلیم یہ حقیقت واضح کرنے کے لئے پیش کی جاتی ہے کہ مخالفین سلسلہ کس طرح کھلی کذب بیانیوں سے اپنا نامہ اعمال سیاہ کرتے رہتے ہیں۔

اساس اسلام کا پہلا جزو

اس میں کوئی شک نہیں۔ کہ اساس اسلام کا پہلا جزو وحدت باری تعالیٰ ہے اور ہمیں اس سے ہرگز انکار نہیں۔ کہ "اسلام کا اصل الاصول کلمہ طیبہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ہے۔ اور اس دین کے تمام عقائد اساسی جو ایمان کے لئے ضروری ہیں۔ اسی اصل الاصل کے ماتحت ہیں" (احسان ۲۶ دسمبر ۱۹۳۴ء) ہمیں اس سے بھی اتفاق ہے۔ کہ "کسی شخص کے اسلام اور ایمان کی صحت و تکمیل جانچنے کے لئے اس کے خیالات و عقائد و اقوال کو قرآن حکیم کے بیان کردہ معیار پر پرکھنا ضروری ہے" لیکن ہم یہ ماننے کے لئے قطعاً تیار نہیں۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ذات باری کے متعلق کوئی ایسا عقیدہ پیش کیا۔ جو نعوذ باللہ "قرآن کریم کے پیش کردہ تصور سے سراسر مختلف اور ذات باری تعالیٰ کی توہین کرنے والا ہے" (احسان ۲۷ دسمبر ۱۹۳۴ء) حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ذات باری تعالیٰ کے متعلق جو کچھ لکھا۔ وہ آپ کی کتابوں میں موجود ہے اور اسے دیکھتے ہوئے کوئی سعید الفطرت اور انصاف پسند انسان ایک لمحہ کے لئے بھی یہ نہیں کہہ سکتا۔ کہ آپ نے وحدت باری تعالیٰ کے خلاف تعلیم دی۔ بلکہ بصیرت رکھنے والا ہر شخص یہی کہیگا۔ کہ آپ نے خداتعالیٰ کا حقیقی حسن جو پوشیدہ ہو چکا تھا۔ دنیا کے سامنے پیش کیا۔ اور آپ ہی نے خدا کو اس کی اصل شان میں دنیا پر نمایاں کیا۔

مسلمان کہلانے والوں کے عقائد

کیا یہ درست نہیں۔ کہ مسلمان کہلانے والے ہی توحید باری تعالیٰ پر ایمان رکھنے کا دعویٰ کرنے کے باوجود قبروں پر سجدے کرتے۔ انسانوں کو عالم الغیب قرار دیتے اولیاء اللہ کو خداتعالیٰ کی طاقتوں کا مالک سمجھتے۔ مردوں سے مرادیں مانگتے۔ اور خداتعالیٰ کے سوا دوسرے لوگوں کے نام پر قربانیاں دیتے ہیں۔ حتیٰ کہ جو لوگ اپنے آپ کو موحد کہتے ہیں وہ بھی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو خدا کا شریک سمجھتے اور یہ عقیدہ رکھتے ہیں۔ کہ سید المرسلین حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم تو زیر زمین مدفون ہیں۔ مگر حضرت عیسیٰ علیہ السلام دو ہزار سال سے زندہ آسمان پر بیٹھے ہیں۔ گویا وہ موت جو تمام انبیاء حتیٰ کہ فخر انبیاء و محبوب خدا حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر بھی آئی۔ وہ حضرت عیسیٰ کے قریب بھی نہیں پھٹک سکی پھر وہ عقیدہ رکھتے ہیں۔ کہ مسیح ناصری مردے زندے کیا کرتے اور پرندے پیدا کیا کرتے تھے۔ حالانکہ قرآن مجید میں خداتعالیٰ نے صاف طور پر فرما دیا ہے کہ خداتعالیٰ کے سوا اور کوئی کچھ پیدا نہیں کر سکتا۔ اور نہ مردے اس دنیا میں زندہ ہو کر واپس آ سکتے ہیں۔ پھر مسلمانوں میں ہی یہ عقیدہ رکھنے والے عوام الناس نہیں۔ بلکہ علماء موجود ہیں۔ کہ نعوذ باللہ خداتعالیٰ جھوٹ بول سکتا ہے۔ بعض کہتے ہیں سب کچھ جو ہمیں نظر آتا ہے خدا ہی خدا ہے۔ کچھ ایسے لوگ ہیں جو خدا کو مجسم ہو کر عرش پر بیٹھا ہوا مانتے ہیں۔ غرض وحدت باری تعالیٰ جو اسلام کا ایک عظیم الشان رکن ہے اس کا حقیقی مفہوم مسلمانوں کے دلوں سے بالکل غائب ہو چکا تھا۔ اور انہوں نے اسے بالکل مسخ کر دیا تھا۔ بے شک موہنہ سے وہ توحید کا دعویٰ کرتے۔ مگر ان کے اقوال و اعمال بتاتے تھے۔ کہ وہ شرک کے گڑھے میں گرے ہوئے ہیں۔ ان حالات میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر یہ الزام لگانا۔ کہ آپ نے

توحید باری تعالیٰ پر حملہ کیا۔ اور اپنی پست حالت کو بھول جانا کسقدر کور چشمی کا ثبوت مہیا کرنا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جو کچھ کہا وہ کوئی راز نہیں۔ آپکی کتابیں موجود ہیں۔ ان سے معلوم ہو سکتا ہے۔ کہ آپ کے کیا معتقدات تھے۔ زیر بحث مسئلہ وحدت باری تعالیٰ کے متعلق ہم انصاف پسند طبائع کے سامنے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب سے بعض ضروری اقتباسات پیش کرتے ہوئے درخواست کرتے ہیں۔ کہ وہ غور کریں۔ کہ ان کی موجودگی میں احسان نے جو بیہودہ سرائی کی ہے۔ وہ کتنا بڑا ظلم اور کتنا بڑا دھوکہ ہے۔

کامل خدا

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

"اسے سننے والو سنو۔ کہ خدا تم سے کیا چاہتا ہے۔ بس یہی کہ تم اسی کے ہو جاؤ۔ اس کے ساتھ کسی کو بھی شریک نہ کرو۔ نہ آسمان میں نہ زمین میں۔ ہمارا خدا وہ خدا ہے جو اب بھی زندہ ہے۔ جیسا کہ پہلے زندہ تھا۔ اور اب بھی وہ بولتا ہے جیسا کہ وہ پہلے بولتا تھا۔ اور اب بھی وہ سنتا ہے۔ جیسا کہ پہلے سنتا تھا۔ یہ خیال خام ہے۔ کہ اس زمانہ میں وہ سنتا تو ہے۔ مگر بولتا نہیں۔ بلکہ وہ سنتا بھی ہے اور بولتا بھی ہے۔ اسکی تمام صفات ازلی ابدی ہیں۔ کوئی صفت بھی معطل نہیں۔ اور نہ کبھی ہوگی۔ وہ وہی واحد لاشریک ہے۔ جسکا کوئی بیٹا نہیں۔ اور جسکی کوئی بیوی نہیں۔ اور وہ وہی بے مثل ہے جس کا کوئی ثانی نہیں۔ اور جس کی طرح کوئی فرد کسی خاص صفت سے مخصوص نہیں۔ اور جسکا کوئی ہمتا نہیں۔ جسکا کوئی ہم صفات نہیں اور جس کی کوئی طاقت کم نہیں۔ وہ قریب ہے باوجود دور ہونے کے اور دور ہے باوجود نزدیک ہونے کے۔ وہ تمثل کے طور پر اہل کشف پر اپنے تئیں ظاہر کر سکتا ہے۔ مگر اس کے لئے نہ کوئی جسم ہے اور نہ کوئی شکل ہے۔ اور وہ سب سے اوپر ہے۔ مگر نہیں کہہ سکتے۔ کہ اس کے نیچے کوئی اور بھی ہے۔ اور وہ عرش پر ہے۔ مگر نہیں کہہ سکتے۔ کہ زمین پر نہیں۔ وہ مجمع ہے تمام صفات کاملہ کا۔ اور مظہر ہے تمام محامد حقہ کا۔ اور سرچشمہ ہے تمام خوبیوں کا۔ اور جامع ہے تمام طاقتوں کا۔ اور مبدء ہے تمام فیضوں کا۔ اور مرجع ہے ہر ایک شئے کا۔ اور مالک ہے ہر ایک ملک کا۔ اور متصف ہے ہر ایک کمال سے اور منزہ ہے ہر ایک عیب اور ضعف سے اور مخصوص ہے اس امر میں کہ زمین والے اور آسمان والے اسی کی عبادت کریں۔ اور اسکے آگے کوئی بات بھی انہونی نہیں اور تمام روح اور انکی طاقتیں اور تمام ذرات اور انکی طاقتیں اسی کی پیدائش ہیں۔ اسکے بغیر کوئی چیز ظاہر نہیں ہوتی۔ وہ اپنی طاقتوں اور اپنی قدرتوں اور اپنے نشانوں سے اپنے تئیں آپ ظاہر کرتا ہے۔ اور اس کو اسی کے ذریعہ سے ہم پا سکتے ہیں۔ اور وہ راستبازوں پر ہمیشہ اپنا وجود ظاہر کرتا رہتا ہے۔ اور اپنی قدرتیں ان کو دکھلاتا ہے۔ اسی سے وہ شناخت کیا جاتا ہے اور اسی سے اس کی پسندیدہ راہ شناخت کی جاتی ہے۔ اور وہ دیکھتا ہے بغیر جسمانی آنکھوں کے اور سنتا ہے بغیر جسمانی کانوں کے۔ اور بولتا ہے بغیر جسمانی زبان کے۔ اسی طرح نیستی سے ہستی کرنا اس کا کام ہے۔ جیسا کہ تم دیکھتے ہو۔ کہ خواب کے نظارہ میں بغیر کسی مادہ کے ایک عالم پیدا کر دیتا ہے۔ اور ہر ایک فانی اور معدوم کو موجود دکھلا دیتا ہے۔ پس اسی طرح اسکی تمام قدرتیں ہیں۔ نادان ہے وہ جو اسکی قدرتوں سے انکار کرے۔ اندھا ہے وہ جو اسکی عمیق طاقتوں سے بے خبر ہے۔ وہ سب کچھ کرتا ہے اور کر سکتا ہے۔ بغیر ان امور کے جو اس کی شان کے مخالف ہیں یا اس کے مواعید کے برخلاف ہیں۔ اور وہ واحد ہے اپنی ذات میں اور صفات میں اور افعال میں اور قدرتوں میں۔ اور اس تک پہنچنے کے لئے تمام دروازے بند ہیں۔ مگر ایک دروازہ جو فرقان مجید نے کھولا ہے۔" (الوصیت صفحہ ۱۲-۱۳)

پیروی کرنے کے ضروری باتیں

کشتی نوح میں اپنی جماعت کو نصائح کرتے ہوئے فرماتے ہیں "پیروی کرنے کے لئے یہ باتیں ہیں۔ کہ وہ یقین کریں۔ کہ ان کا ایک قادر اور قیوم اور خالق الکل خدا ہے۔ جو اپنی صفات میں ازلی ابدی اور غیر متغیر ہے۔ نہ وہ کسی کا بیٹا۔ نہ کوئی اس کا بیٹا۔ وہ دکھ اٹھانے اور صلیب پر چڑھنے اور مرنے سے پاک ہے۔ وہ ایسا ہے کہ باوجود دور ہونے کے نزدیک ہے۔ اور باوجود نزدیک ہونے کے وہ دور ہے۔ اور باوجود ایک ہونے کے اسکی تجلیات الگ الگ ہیں۔ انسان کی طرف سے جب ایک نئے رنگ کی تبدیلی ظہور میں آئے۔ تو اس کے لئے وہ ایک نیا خدا بن جاتا ہے۔ اور ایک نئی تجلی کے ساتھ اس سے معاملہ کرتا ہے اور انسان بقدر اپنی تبدیلی کے خدا میں بھی تبدیلی دیکھتا ہے۔ مگر نہیں کہ خدا میں کچھ تغیر آ جاتا ہے۔ بلکہ وہ ازل سے غیر متغیر اور کمال تام رکھتا ہے لیکن انسانی تغیرات کے وقت جب نیکی کی طرف انسان کے تغیر ہوتے ہیں۔ تو خدا بھی ایک نئی تجلی سے اس پر ظاہر ہوتا ہے۔ اور ہر ایک ترقی یافتہ حالت کے وقت جو انسان سے ظہور میں آتی ہے۔ خدا تعالیٰ کی قادرانہ تجلی بھی ایک ترقی کے ساتھ ظاہر ہوتی ہے۔ وہ خارق عادت قدرت اسی جگہ دکھلاتا ہے جہاں خارق عادت تبدیلی ظاہر ہوتی ہے۔ خوارق اور معجزات کی یہی جڑ ہے۔ یہ خدا ہے جو ہمارے سلسلہ کی شرط ہے۔ اس پر ایمان لاؤ اور اپنے نفس پر اور اپنے آراموں پر اور اپنے کل تعلقات پر اسکو مقدم رکھو۔ اور عملی طور پر بہادری کیساتھ اس کی راہ میں صدق و وفا دکھلاؤ۔ دنیا اپنے اسباب اور اپنے عزیزوں پر اسکو مقدم نہیں رکھتی۔ مگر تم اسکو مقدم رکھو۔ تا تم آسمان پر اسکی جماعت لکھے جاؤ۔" (کشتی نوح صفحہ ۱۳)

ہمارا بہشت ہمارا خدا ہے

اسی طرح فرماتے ہیں: "کیا بدبخت وہ انسان ہے جسکو اب تک یہ پتہ نہیں کہ اس کا ایک خدا ہے جو ہر ایک چیز پر قادر ہے۔ ہمارا بہشت ہمارا خدا ہے۔ ہماری اعلیٰ لذات ہمارے خدا میں ہیں کیونکہ ہم نے اس کو دیکھا۔ اور ہر ایک خوبصورتی اس میں پائی۔ یہ دولت لینے کے لائق ہے۔ اگرچہ جان دینے سے ملے۔ اور یہ لعل خریدنے کے لائق ہے اگرچہ تمام وجود کو کھونے سے حاصل ہو۔ اے محرومو! اس چشمہ کی طرف دوڑو کہ وہ تمہیں سیراب کریگا۔ یہ زندگی کا چشمہ ہے جو تمہیں بچائیگا۔ میں کیا کروں۔ اور کس طرح اس خوشخبری کو دلوں میں بٹھادوں۔ کس دف سے میں بازاروں میں منادی کروں۔ کہ تمہارا یہ خدا ہے۔ تا لوگ سن لیں اور کس دوا سے میں علاج کروں۔ تا سننے کے لئے لوگوں کے کان کھلیں۔" (کشتی نوح صفحہ ۲۰)

ہندوستان کی شہنشاہ ملکہ وکٹوریا کو دعوت اسلام دیتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام ارقام فرماتے ہیں: "اس نے میرے پر ظاہر کیا ہے۔ کہ وہ اکیلا اور غیر متغیر اور قادر اور غیر محدود خدا ہے جس کی مانند اور کوئی نہیں۔" (تحفہ قیصریہ صفحہ ۱ طبع سوم)

عقائد کے متعلق حضرت مسیح موعود کا ایک واضح بیان

ایام الصلح میں اپنے عقائد بیان کرتے ہوئے آپ نے فرمایا: "یاد رہے کہ جسقدر ہمارے مخالف علماء لوگوں کو وہم سے نفرت دلا کر ہمیں کافر اور بے ایمان ٹھیراتے۔ اور عام مسلمانوں کو یہ یقین دلانا چاہتے ہیں۔ کہ یہ شخص معہ اپنی تمام جماعت کے عقائد اسلام اور اصول دین سے برگشتہ ہے۔ یہ ان حاسد مولویوں کے وہ افترا ہیں۔ کہ جب تک کسی دل میں ایک ذرہ بھی تقویٰ ہو۔ ایسے افترا نہیں کر سکتا۔ جن پانچ چیزوں پر اسلام کی بنا رکھی گئی ہے۔ وہ ہمارا عقیدہ ہے اور جس خدا کی کلام یعنی قرآن کو پنجہ مارنا حکم ہے ہم اسکو پنجہ مار رہے ہیں۔ اور فاروق رضی اللہ عنہ کی طرح ہماری زبان پر حسبنا کتاب اللہ ہے اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی طرح اختلاف اور تناقض کے وقت جب حدیث اور قرآن میں پیدا ہو۔ قرآن کو ہم ترجیح دیتے ہیں۔ بالخصوص قصوں میں جو بالاتفاق نسخ کے لائق بھی نہیں ہیں۔ اور ہم اس بات پر ایمان لاتے ہیں۔ کہ خدا تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اور سیدنا حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم اسکے رسول اور خاتم الانبیاء ہیں۔ اور ہم ایمان لاتے ہیں۔ کہ ملائک حق اور حشر اجساد حق اور روز حساب حق اور جنت حق اور جہنم حق ہے۔ اور ہم ایمان لاتے ہیں۔ کہ جو کچھ اللہ جل شانہ نے قرآن شریف میں فرمایا ہے۔ اور جو کچھ ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ وہ سب بلحاظ بیان مذکورہ بالا حق ہے۔ اور ہم ایمان لاتے ہیں۔ کہ جو شخص اس شریعت اسلام میں سے ایک ذرہ کم کرے۔ یا ایک ذرہ زیادہ کرے۔ یا ترک فرائض اور اباحت کی بنیاد ڈالے۔ وہ بے ایمان اور اسلام سے برگشتہ ہے۔ اور ہم اپنی جماعت کو نصیحت کرتے ہیں۔ کہ وہ سچے دل سے اس کلمہ طیبہ پر ایمان رکھیں کہ لا الٰہ الا اللّٰہ محمد رسول اللّٰہ۔ اور اسی پر مریں۔ اور تمام انبیاء اور تمام کتابیں جن کی سچائی قرآن شریف سے ثابت ہے۔ ان سب پر ایمان لائیں۔ اور صوم اور صلوٰۃ اور زکوٰۃ اور حج اور خدا تعالیٰ اور اسکے رسول کے مقرر کردہ تمام فرائض کو فرائض سمجھ کر اور تمام منہیات کو منہیات سمجھ کر ٹھیک ٹھیک اسلام پر کاربند ہوں۔ غرض وہ تمام امور جن پر سلف صالح کو اعتقادی اور عملی طور پر اجماع تھا۔ اور وہ امور جو اہل سنت کی اجماعی رائے سے اسلام کہلاتے ہیں۔ ان سب کا ماننا فرض ہے۔ اور ہم آسمان

خریداران الفضل جن کو وی پی ہونگے

وہ خریداران الفضل جن کا چندہ ۱۶ فروری ۳۵ء و ۱۵ مارچ ۳۵ء کے مابین ختم ہوتا ہے۔ ان کی فہرست درج ذیل ہے۔ مہربانی فرما کر اپنے اپنے ذمے کا چندہ پیشگی بذریعہ منی آرڈر یا محاسب بھجوادیں۔ ورنہ مارچ کے پہلے ہفتے میں وی پی ہونگے۔

روزانہ کے ۲ روپے ۸ آنے الگ چیز ہیں وہ بذریعہ منی آرڈر آنے چاہئیں۔ مینجر الفضل

نمبر خریداری	نام
22	خدا بخش صاحب
61	چوہدری غلام احمد صاحب
181	منشی غلام حیدر صاحب
201	میاں غلام رسول صاحب
377	محمد امیر صاحب
418	غلام جبار صاحب
649	مولوی محمد الدین صاحب
820	محمد ایوب خان صاحب
873	مستری مہر اللہ صاحب
925	منشی صدر الدین صاحب
979	خوشی محمد صاحب
1285	چوہدری غلام جیلانی خان صاحب
1340	بابو محمد شفیع صاحب
1549	قاضی محمد شریف صاحب
1619	مولوی محمد الیاس الدین صاحب
1678	مولوی غلام محمد صاحب
1892	محمد حسین صاحب
2257	ڈاکٹر محمد شفیع صاحب
2556	محمد یوسف صاحب
2584	چوہدری رحمت خان صاحب
2617	مولوی غلام نبی صاحب
2718	خان بہادر محمد دلاور خان صاحب
2755	ڈاکٹر برکت اللہ صاحب
2788	چوہدری فضل احمد صاحب
2955	ملک محمد رفیق صاحب
3170	غلام حسین صاحب
3177	ڈاکٹر محمد رفیع خان صاحب
3392	میاں محمد الرزاق صاحب
2399	صوفی فضل الٰہی صاحب
3472	ہدایت اللہ صاحب
3748	شیخ بدر الدین صاحب
3948	ایم پی فخر الدین صاحب
4337	غلام قادر صاحب
4450	منشی محمد عبداللہ صاحب
4624	مرزا محمد علی بیگ صاحب
4634	غلام محمد صاحب
4748	چوہدری ابوالہاشم خان صاحب
4960	ہمشیرہ چوہدری ولی محمد صاحب
5231	چوہدری محمد بخش صاحب
5237	جان محمد صاحب
5304	چوہدری غلام رفیع صاحب
5316	خلیل شاہ صاحب
5329	مولوی سعد الدین صاحب
5469	منشی اللہ دتا صاحب
5682	عبد الشکور صاحب
5896	سید عبد الجبار صاحب
5912	بابو عبد القدوس صاحب
6128	سید منظور حسین شاہ صاحب
6186	جمعدار محمد خان صاحب
6301	شیخ حمید احمد صاحب
6321	بابو محمد عالم صاحب
6367	اللہ دین صاحب
6436	بابو احمد جان صاحب
6736	خدا بخش صاحب
6828	ماسٹر محمد ابراہیم صاحب
6853	اے ایچ خان صاحب

نمبر	نام
6924	دوست محمد صاحب
6926	مرزا عطاء اللہ صاحب
7150	چوہدری عنایت اللہ صاحب
7186	مستری فیض احمد صاحب
7188	بابو عبد العزیز صاحب
7204	چوہدری اللہ داد خان صاحب
7253	بابو خورشید احمد صاحب
7274	شاہ محمد صاحب
7413	شیخ عبد العلیم صاحب
7527	چوہدری عنایت اللہ صاحب
7530	محمد ابراہیم صاحب
7561	چوہدری غلام مصطفٰے صاحب
7655	دی سکرٹری صاحب موسی بانی
7782	شیخ عبد الرحمٰن صاحب
7783	نور حسین صاحب
7784	بابو برکت علی صاحب
7786	سیٹھ شیخ حسن صاحب
7787	میاں عطاء اللہ صاحب
7812	محمد عظیم صاحب
7942	شیخ حامد علی صاحب
7946	محمد اکرم صاحب
7962	ڈاکٹر چوہدری محمد انور صاحب
7975	مولوی محمد عبداللہ صاحب
8036	نصیر احمد خان صاحب
8182	شیخ ظہور الدین صاحب
8199	خانزادہ امیر اللہ صاحب
8345	میاں غلام محمد صاحب
8368	محمد شفیع صاحب
8412	شیخ رحیم بخش صاحب
8431	شیخ محمد مبارک اسمٰعیل صاحب
8535	عبد العزیز صاحب
8573	محمد اشرف صاحب
8617	رفیع الزمان خان صاحب
8631	مرزا محمد صدیق بیگ
8635	خواجہ نظام الدین صاحب
8646	بابو ممتاز علی صاحب
8647	قادر بخش صاحب
8661	راجہ غلام محمد صاحب
8720	بابو محمد منیر صاحب

نمبر	نام
8777	محمد سعید خان صاحب
8849	چوہدری سراج الدین صاحب
8911	بابو عبد الواحد صاحب
8916	عین علی شاہ صاحب
9044	سردار خان صاحب
9089	شیخ سبحان علی صاحب
9104	عنایت اللہ صاحب
9180	سکرٹری صاحب کنجاہ
9192	حاجی جلال الدین صاحب
9200	سید عباس حسین صاحب
9206	شریف احمد صاحب
9219	احمد سعدی صاحب
9220	چوہدری برکت اللہ خان صاحب
9222	غلام رسول صاحب
9223	فتح محمد صاحب
9251	شیخ محمد عبداللہ صاحب
9253	ماسٹر محمد طفیل صاحب
9315	ملک غلام محمد صاحب
9322	امام الدین گلاب الدین
9336	چوہدری عبد الحی خان صاحب
9351	بابو شکر الٰہی صاحب
9435	محمد اسحٰق صاحب
9449	حاجی اللہ بخش صاحب
9459	محمد عیسٰی صاحب
9484	خواجہ محمد شریف صاحب
9509	محمد رمضان صاحب
9525	کے دین صاحب
9564	احتیاج علی صاحب
9571	چراغ دین صاحب
9582	محمد مختار احمد صاحب
9622	لفٹننٹ ہادی علی خان
9628	منشی محمد ابراہیم صاحب
9631	بابو محمد عبداللہ صاحب
9648	اللہ داد خان صاحب
9682	سید محمد شاہ صاحب
9704	محمد صدیق و محمد حسین صاحب
9705	محمد شریف خان صاحب
9707	دی مسلم بارک فلور انیڈ دال ملز
9708	نور احمد صاحب

نمبر	نام
9711	اے ایم ایچ ملک صاحب
9715	خان عبداللہ خان صاحب
9724	چوہدری غلام احمد صاحب
9808	پریذیڈنٹ احمدیہ ہوسٹل
9825	فیروز الدین صاحب
9828	منشی صدر الدین صاحب
9833	مولوی اختر علی صاحب
9841	چوہدری نادر علی صاحب
9844	منشی عبد السمیع صاحب
9848	ڈاکٹر نور احمد صاحب
9850	چوہدری عبد الرشید خان صاحب
9853	منشی رحمت خان صاحب
9856	رشید محمد خان صاحب
9859	شیخ سلطان علی صاحب
9864	ڈاکٹر غلام علی صاحب
9867	سید عنایت حسین صاحب
9917	محمد عبد الرحمٰن صاحب
9932	اللہ داد صاحب
9935	قاضی عبد الرحمٰن صاحب
9938	لعل محمد صاحب
9947	شیخ مولا بخش صاحب
9954	منشی برکت علی صاحب
9956	ڈاکٹر ایس ایم احمد صاحب
9964	آئی اے حکیم صاحب
9965	محمد صادق صاحب
9970	محمد رمضان عبداللہ صاحب
9984	مرزا غلام سرور صاحب
10013	مولوی غلام حسین صاحب
10039	عبد المنان صاحب
10060	حکیم محبوب الرحمٰن صاحب
10062	مولوی عبد الغنی صاحب
10064	منشی محمد علی صاحب
10067	ایس گلزار محمد صاحب
10080	سعیدہ رزاقیہ بیگم صاحبہ
10098	مولوی عبد السبوح صاحب
10116	ڈاکٹر عبد الستار صاحب
10117	مستری محمد یعقوب صاحب
10126	اظہار حسین صاحب
10192	شیخ محمد حفیظ صاحب

نمبر	نام
10194	مبارک احمد صاحب
10210	آر عبداللہ صاحب
10218	مولوی بشیر احمد صاحب
10225	چوہدری غلام عباس صاحب
10226	نواب زادہ محمد اسلم صاحب
10227	محمد اشفاق حسین خان صاحب
10228	میاں عبد الرحیم صاحب
10229	سید علی محمد صاحب
10234	چوہدری عمر الدین صاحب
10237	مولوی عمر الدین صاحب
10240	چوہدری غلام احمد صاحب
10266	بشیر احمد صاحب
10269	محمد یوسف صاحب
10281	منور احمد صاحب
10287	محمد عثمان صاحب
10302	چوہدری عصمت اللہ صاحب
10309	سید دین حسین صاحب
10314	محمد اسحٰق علی صاحب
10316	مستری محمد عالم صاحب
10321	بابو فقیر علی صاحب
10324	محمد شمس الدین صاحب
10326	پی کنجی کویا
10348	غلام رسول صاحب
10365	چوہدری غلام احمد صاحب
10397	مولوی غلام رسول صاحب
10409	بابو مبارک احمد صاحب
10410	مولوی علی صاحب
10412	بابو نصیر احمد صاحب
10421	منشی محمد دین صاحب
10422	عبد الرحمٰن صاحب
10425	بہادر خان صاحب
10426	چوہدری سید احمد صاحب
10431	محمد ظہور صاحب
10432	محمد بخش صاحب
10435	چوہدری علی محمد صاحب
10437	نصیر الدین صاحب
10445	عبد المجید خان صاحب
10446	ڈاکٹر ممتاز علی صاحب
10450	محمد شفیع صاحب

۱۰۴۵۲ حسن محمد صاحب
۱۰۴۵۵ غلام محمد صاحب
۱۰۴۵۶ بابو عبد اللطیف صاحب
۱۰۴۶۰ بابو غلام جیلانی خانصاحب
۱۰۴۸۲ عبد الحق شاہ صاحب
۱۰۴۸۵ مولوی صدر الدین صاحب
۱۰۴۹۲ عبد السلام صاحب
۱۰۵۰۱ حکیم نواب خان صاحب
۱۰۵۰۷ افضل محمود صاحب
۱۰۵۱۶ مولوی محمود خان صاحب
۱۰۵۵۲ بشارت نبانی صاحب
۱۰۵۹۰ مرزا محمد شریف صاحب
۱۰۵۹۵ محمد عمر صاحب
۱۰۶۰۱ ڈاکٹر شفیع احمد صاحب
۱۰۶۰۲ غلام علی صاحب
۱۰۶۰۳ شیخ نبی بخش صاحب
۱۰۶۰۷ قاضی محمد حسین صاحب
۱۰۶۰۸ محمد عظمت اللہ صاحب
۱۰۶۱۰ خواجہ محمد یوسف صاحب
۱۰۶۱۱ الہی ابراہیم صاحب
۱۰۶۱۴ چوہدری کریم بخش صاحب
۱۰۶۱۷ عبد الرشید صاحب
۱۰۶۲۰ سمیع اللہ صاحب
۱۰۶۲۵ منشی رحمت علی صاحب
۱۰۶۲۶ چوہدری عظمت اللہ صاحب
۱۰۶۲۷ قاضی حفیظ اللہ صاحب
۱۰۶۲۹ ملک عبد الحمید صاحب
۱۰۶۴۳ عبد الرحمٰن صاحب
۱۰۶۴۸ جمعدار مظفر احمد صاحب
۱۰۶۵۵ منشی محمد حیات صاحب
۱۰۶۶۰ بابو محمد ابراہیم صاحب
۱۰۶۶۵ چوہدری عزیز اللہ صاحب
۱۰۶۷۰ محمد صدیق صاحب
۱۰۶۸۵ نور محمد خان صاحب
۱۰۶۸۷ بابو غلام رسول صاحب
۱۰۶۹۷ محمد عبد اللہ صاحب
۱۰۶۹۸ منشی محمد اسمٰعیل صاحب
۱۰۷۱۱ محمد عثمان صاحب
۱۰۷۱۶ سعد اللہ خان صاحب
۱۰۷۲۳ چوہدری رحمت خانصاحب
۱۰۷۶۶ محمد ابراہیم صاحب
۱۰۷۷۱ شیخ عبد الرحمٰن صاحب
۱۰۷۸۹ خان بہادر محمد علی خانصاحب
۱۰۷۹۹ مولوی فتح علی صاحب
۱۰۸۰۰ اللہ داد خان صاحب

"ملاپ" میں جہالت کا مضحکہ خیز مظاہرہ

ولائتی اخبارات میں اگر ناواقفیت کی وجہ سے ہندوستان کے متعلق کوئی مضحکہ خیز بات شائع ہو جاتی ہے۔ تو اردو اخبارات بڑے زور کے ساتھ ان کا مضحکہ اڑانے لگ جاتے ہیں۔ لیکن بعض اردو اخبارات اپنے بالکل قریب کے واقعات کے متعلق جہالت اور ناواقفیت کی جو مثالیں پیش کرتے رہتے ہیں۔ ان پر ذرا انہیں شرماتے

اخبار ملاپ لاہور حال میں ایک نہایت مضحکہ خیز حرکت کا مرتکب ہوا ہے۔ اس نے اپنے ۱۲ر فروری کے پرچہ میں "جنت کے ٹکٹ" کے عنوان سے لکھا ہے

"مرزائے قادیان نے ایک بہشتی مینار بنا رکھا ہے۔ اور سریع الاعتقاد احمدی یہ سمجھے بیٹھے ہیں۔ کہ جو شخص اس مینار کے گرد ایک بار چکر کاٹ لیتا ہے۔ اس پر بہشت کے دروازے کھل جاتے ہیں۔ اس مینار کی پردکھشنا کے لئے باقاعدہ فیس وصول کی جاتی ہے"

اس کے بعد ۱۳ فروری کے پرچہ میں لکھا۔

"کہتے ہیں۔ قادیان میں قادیانیوں کے لئے ایک مینار بنایا ہوا ہے۔ جس کے گرد دو چار چکر کاٹ کر وہ جنت میں جا پہنچنے کے حقدار بن جاتے ہیں۔ لیکن چکر کاٹنے کے لئے ٹکٹ خریدنا پڑتا ہے۔ اور یہ ٹکٹ خلیفہ قادیان کے دربار سے حاصل کیا جا سکتا ہے" یہ ہے پنجاب کے ایک بالفاظ خود سب سے بڑے اردو اخبار کی واقفیت۔

اس جماعت کے متعلق جس کا مرکز پنجاب میں ہی ہے۔ اور جو دنیا کی سب سے زیادہ پر جوش مذہبی جماعت کہلانے کا حق رکھتی ہے۔ قادیان میں نہ تو کوئی بہشتی مینار ہے۔ نہ احمدی یہ سمجھتے ہیں۔ کہ اس کے ارد گرد چکر لگانے سے بہشت کے دروازے کھل جاتے ہیں۔ نہ کوئی اس کے ارد گرد چکر لگاتا ہے۔ نہ کوئی اس کے لئے ٹکٹ ہے۔ نہ ایسا ٹکٹ کہیں سے خریدا جاتا ہے۔ یہ سب ناواقفیت اور جہالت کے کرشمے اور ہمہ دانی کے گھمنڈ کا نتیجہ ہے۔ وہ بھی اس صورت میں جب کہ لاہور اور قادیان میں بہت تھوڑا فاصلہ ہے۔ اخبار باقاعدہ ملاپ کے دفتر میں بھیجا جاتا ہے۔ اور معمولی خط لکھنے پر صحیح معلومات بآسانی حاصل کئے جا سکتے ہیں "ملاپ" کو چاہیئے۔ کہ جماعت احمدیہ کے متعلق صحیح واقفیت حاصل کر لیا کرے۔ ورنہ کیا ضرورت ہے۔ کہ خواہ مخواہ اپنی جہالت

احراری مُلّا کی دروغ گوئی اور بدتہذیبی

۱۵ فروری کو احراری ملا عنایت اللہ نے ارائیوں کی مسجد قادیان میں پھر دروغ گوئی سے کام لیتے ہوئے کہا موضع بھانبڑی میں جب کوئی مجمع نہیں ہوا۔ تو فحش کلامی کہاں سے آئی۔ گویا اس نے فحش کلامی نہیں کی۔ حالانکہ ہم بتا چکے ہیں۔ کہ چند لوگوں میں اس نے جو گفتگو کی۔ اور جس کا اسے خود اعتراف ہے۔ اسی میں اس نے اپنی گندہ دہنی کا ثبوت دیا۔

پھر اپنی بدتہذیبی کا ثبوت دیتے ہوئے کہا۔ میں نے سنا ہے۔ دفعہ ۱۴۴ کے خلاف قادیانیوں نے اپیل کی ہے۔ میں یہ کہنا چاہتا ہوں۔ امن دفعہ ۱۴۴ کے ذریعہ قائم نہیں ہو سکتا۔ اگر حکومت امن قائم کرنا چاہتی ہے۔ تو مرزا محمود کی گردن پکڑ کر تھوڑی سی سر دڑائے۔ تاکہ اسے ہوش آجائے۔ اور اس کی ضمانت لے سکتے ساہی اس کے چند حواریوں کی بھی۔

اس کے بعد نہایت ہی شرمناک اور دل آزار غلط بیانی کرتے ہوئے کہا۔ جب کوئی مرزا بشیر الدین کو قتل کرنے آتا ہے۔ تو مجھے بھی اس کا علم ہو جاتا ہے۔ قادیان کی زمین کا ایک ایک پتھر گواہی دینے کو تیار ہے۔ کہ جتنے اس نے قتل کرائے ہیں۔ ان کی کوئی انتہا نہیں۔ اس نے محمد علی کو سرحد سے بلایا۔ اور محمد حسین کو شہید کرایا۔ چند روپے کے بدلے محمد علی کیفر کردار کو پہنچا۔ اس لئے اس کا کنبہ کہتا ہے کہ مرزا بشیر ہی نے قتل کرایا۔ اس کی والدہ رو رو کر کہتی ہے کہ خلیفہ نے ہی قتل کرایا۔ تیسرا قتل محمد امین کا ہے۔ اس کو کہا گیا۔ کہ تمہیں روپیہ دیا جائیگا۔ وہ لٹا پٹھان، اس نے کہا کہ لاؤ روپیہ۔ جب وہ بگڑتا نظر آیا۔ تو انہوں نے کہا کہ اس کو بھی قتل کر دیا جائے۔ ان حالات میں اگر مرزا بشیر الدین محمود کو کوئی

ایک مفید کتاب کے متعلق ضروری اعلان

میں اس اعلان کے ذریعہ احباب کو توجہ دلاتا ہوں۔ کہ مولوی غلام احمد صاحب مجاہد کی کتاب بیان المجاہد کی ممانعت عرصہ ہوا کہ اٹھا دی گئی۔ اور اظہار الحق نام کے ساتھ اس کی خرید و فروخت کی اجازت دے دی گئی۔

چونکہ کتاب بہت سی مفید معلومات کا ذخیرہ ہے۔ اور مخالفین کے اہم اعتراضات کے تحقیقی و الزامی جوابات کا مجموعہ۔ اس لئے احباب کو چاہیئے۔ کہ اس سے پورا پورا فائدہ اٹھائیں۔

ناظر دعوت و تبلیغ قادیان

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

عطاء اللہ بخاری کے متعلق جو درخواست انتقال مقدمہ کی ہائی کورٹ میں پیش تھی۔ ۱۴ فروری جسٹس کری صاحب نے اسے مسترد کر دیا۔

لاہور سے ۱۵ فروری کی اطلاع ہے۔ کہ حکومت پنجاب نے رسالہ موسومہ "مرزائے قادیانی کا نکاح آسمانی" مصنفہ محمد حسین بحق ملک معظم ضبط کر لیا۔

بغداد سے ۱۴ فروری کی اطلاع ہے۔ کہ امیر علی سابق شاہ حجاز فوت ہو گئے ہیں۔ آپ امیر فیصل شاہ عراق کے بھائی تھے۔

دفتر احرار قادیان کی ۱۳ فروری کو ۹ بجے رات پولیس نے ڈرکیٹ موسومہ "مرزائے قادیانی کا نکاح آسمانی" کے سلسلہ میں تلاشی لی۔

سردار ارجن سنگھ صاحب ایم ایل سی نے پنجاب کونسل میں متعدد قراردادیں پیش کرنے کا نوٹس دیا ہے ایک قرارداد کے ذریعہ مطالبہ کیا ہے۔ کہ صوبہ میں بیکاری کی روز افزوں زیادتی کی تحقیق کے لئے ایک کمیشن کا تقرر عمل میں لایا جائے۔ اسی طرح قانون گوؤں نمبرداروں۔ اور ذیلداروں کی تنخواہ میں زیادتی کا اور مالیہ میں پچاس فیصدی تخفیف کے مطالبات کئے گئے ہیں۔

مسٹر میلکم ہیلی نے ۱۳ فروری کو لنڈن میں ایک تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ ہندوستان بلحاظ نظم ونسق اور سیاست کے اب بالکل بدل چکا ہے۔ ان میں سیاسی خودداری کا احساس دن بدن ترقی پر ہے۔ یہ جذبہ صرف تعلیم یافتہ طبقہ تک ہی محدود نہیں بلکہ زمینداروں اور تجارتی حلقوں میں بسرعت بڑھ رہا ہے۔ اس لئے ہمیں اپنے وعدوں پر قائم رہنا چاہئے۔

ترکی قوم نے استنبول کی ایک اطلاع کے مطابق عید اور زکوٰۃ کے مصارف میں سے ساڑھے چار کروڑ پونڈ کی رقم جمع کر کے حکومت ترکی کو دی ہے۔ اور حکومت نے اس رقم سے طیارہ سازی اور موٹر سازی کے کارخانوں کے لئے سامان خریدا ہے۔

حکومت آسٹریا کی انقلاب پسندوں کے خلاف جدوجہد بدستور جاری ہے۔ حکومت انتہائی تشدد اور کڑی پابندیوں کے باوجود اشتراکیوں کی سازشوں کا خاتمہ نہیں کر سکی۔

سوویٹ کے مظالم کے متعلق ایک مقتدر مسلمان تاجر کا اخبارات میں ایک مراسلہ شائع ہوا ہے۔ جس میں وہ لکھتے ہیں۔ کہ جب بخارا۔ سمرقند وغیرہ اسلامی ممالک پر قبضہ ہوا۔ تو جس جگہ کوئی مسلمان عورت برقعہ پہنے ہوئے نظر آتی اس کا برقعہ اتار کر جلا دیا جاتا۔ اسی طرح سے پچاس سال سے زیادہ عمر والے تمام تجارت پیشہ اور ملازموں کو ہلاک کر دیا گیا۔ نیز مسجدوں کو زبردستی بند کر کے ان میں شراب کی دوکانیں اور سینما ہال بنا لئے گئے۔ زمینداروں اور پیشہ وروں کی تمام آمدنی حکومت لے لیتی ہے۔ اور صرف دو وقت کی روٹی اور سال میں دو جوڑے کپڑے ان کو دئے جاتے ہیں۔

گورنر بمبئی نے ۱۴ فروری کو کونسل میں تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ مجوزہ آئین میں سب سے مبارک امر یہ ہے کہ سندھ کو علیحدہ کر دیا گیا ہے۔ جس سے یہ صوبہ ترقی کر سکے گا۔

جائنٹ سلیکٹ کمیٹی کی رپورٹ ۱۴ فروری کو کونسل آف سٹیٹ میں پیش ہوئی۔ اور ۱۴ ووٹوں کی مخالفت اور ۳۲ کی موافقت سے پاس ہو گئی۔ بعد ازاں برما کی ہندوستان سے علیحدگی کا سوال زیر بحث آیا۔ اور علیحدگی کی مخالفت کی قرارداد مسترد ہو گئی۔

مسٹر رامزے میکڈانلڈ وزیر اعظم برطانیہ کے متعلق فری پریس جرنل کا سپیشل نامہ نگار مقیم لنڈن لکھتا ہے۔ کہ ان کے لئے اب سوائے اس کے اور کوئی صورت نہیں رہی کہ وہ ریٹائر ہو جائیں۔ کانزرویٹو پارٹی اس کوشش میں ہے۔ کہ پہلے کی طرح انگلستان میں کانزرویٹو حکومت قائم کی جائے۔ اس سلسلہ میں مسٹر بالڈون اور مسٹر لائڈ جارج کا نام لیا جا رہا ہے۔

خان بہادر نواب مظفر خانصاحب جو حکومت پنجاب کے ریونیو ممبر مقرر ہوئے ہیں۔ ان کی تقرری پر چوہدری چھوٹو رام صاحب نے ایک بیان میں اظہار مسرت کرتے ہوئے امید ظاہر کی ہے۔ کہ پنجاب گورنمنٹ کے مختلف شعبہ جات کی انتظامیہ مشینری کا عملی تجربہ رکھنے کی بناء پر وہ اس صوبہ کی آبادی کے جملہ طبقات کا اعتماد حاصل کریں گے۔

دیا سلائی اور کھانڈ پر عائد کردہ ڈیوٹی اور دو ہزار روپیہ سے کم سالانہ آمدنی رکھنے والے پر ٹیکس کی نظر ثانی کرنے کا ریزولیوشن ۱۴ فروری کو اسمبلی میں پاس ہو گیا۔

سر ہنری کریک نے ۱۴ فروری کو اسمبلی میں ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے کہا۔ کہ دہشت زدگی کے جرائم میں سزا یافتہ قیدیوں میں سے ۲۸۷ انڈیمان بھیجے جا چکے ہیں۔ ان میں سے ۲۵۸ بنگال سے ۱۲ بہار سے ۷ پنجاب سے ۶ مدراس سے اور ۳ دہلی سے ہیں۔

نظربندوں کی تعداد کے متعلق ۱۴ فروری اسمبلی میں بتایا گیا۔ کہ اس وقت تک ۲۷ اشخاص بطور اسیران شاہی ریگولیشن ۱۸۱۸ء کے ماتحت گرفتار ہیں۔ ان میں سے ۵۴ تو جیلوں میں ہیں اور باقی نظربندوں کے کیمپوں میں

کلکتہ سے ۱۴ فروری کی اطلاع ہے کہ سابق گورنر بنگال سر فلا نے ہندوستان کے مجوزہ آئین کے متعلق اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے اخبار سٹیٹسمین کلکتہ کو ایک خاص انٹرویو میں کہا۔ کہ درجہ نوآبادیات ہندوستان کے لئے ایک نعمت غیر مترقبہ ثابت ہو سکتا ہے۔ بشرطیکہ وہ اس قابل ہو کہ ہندوستان کے معاملات کو برطانوی پارلیمنٹ کے کنٹرول سے نجات دلا دے۔ آپ نے یہ بھی کہا۔ کہ یہ بات جمہوریت کے اصول کے قطعاً خلاف ہے۔ کہ ہندوستان کے باشندوں کی تقدیر کا فیصلہ ایک غیر ملکی حلقہ انتخاب کرے یا ایسے سائنس دان جنہیں ہندوستانی حالات اور ہندوستانی طرز معاشرت اس ملک میں نہ رہنے کے باعث کافی واقفیت نہیں۔

دارالعوام میں مسٹر لانسبری نے موجودہ حکومت کے خلاف اس بناء پر مذمت کی تحریک پیش کر رکھی تھی۔ کہ اس نے بیکاری کے انسداد کے لئے کوئی مفید اور موثر کارروائی نہیں کی۔ اس تحریک پر جب آراء لی گئیں۔ تو یہ تحریک ۹۸ کے مقابلہ میں ۴۷۳ ووٹوں سے مسترد ہو گئی۔

عطاء اللہ بخاری کا مقدمہ ہائی کورٹ کے فیصلہ کے بعد ۱۶ فروری کو بعدالت سکھانند سپیشل مجسٹریٹ پیش ہوا۔ آئندہ پیشی کے لئے ۲۵ فروری کی تاریخ مقرر ہوئی۔

مسٹر ڈی ولیرا نے ۱۴ فروری کو رائٹر کے نمائندہ کو بیان دیتے ہوئے کہا۔ کہ باشندگان آئرلینڈ کسی ایسے معاہدہ کو تسلیم کرنے کے لئے تیار نہیں۔ جو طاقت اور دھمکیوں کے بل پر مرتب کیا گیا ہو۔

فرقہ وار سمجھوتہ کے متعلق گفتگو کرنے کے لئے مسٹر بھولا بھائی ڈیسائی اور سردار منگل صاحب ایم ایل اے وغیرہ لیڈران لاہور جمع ہو رہے ہیں۔

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا۔ اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر: غلام نبی